بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کا جواب

اپنے مرید کو اپنے نام کا کلمہ پڑھواتے ہیں (العیاذ باللہ)

ساجد خان

﴿اعتراض﴾: بریلوی حضرات کی طرف سے حضرت حکیم الامتؒ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان کے مرید نے ان کے نام کا کلمہ اور درود پڑھا اور حضرت حکیم الامتؒ نے بجائے اس پر سرزنش کرنے کے ان کے متبع سنت ہونے کی گواہی دی۔۔جس کی وجہ سے یہ کافر ہیں معاذ اللہ۔

(۱) انھوں نے نبوت کا دعویٰ کیا (العیاذ باللہ)

(۲) صاحب واقعہ کو سرزنش اور تنبیہ نہیں کی حالانکہ وہ اس کا مستحق تھا کہ اس کو تجدید ایمان و نکاح کا کہتے مگر انھوں نے ایسا نہ کیا اور کفر پر راضی رہنا خود کفر ہے لہذا حکیم الامتؒ کافر ہوئے۔معاذ اللہ

(۳) ایسے شیطانی وسوسہ کو حالت محمود پر کیوں حمل کیا اور اس کی تعبیر کیوں دی؟ مولوی عمر اچھروی نے اس اعتراض پر یہ سرخی قائم کی ''دیوبندیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے جدا ہے''۔۔اور رضا خانی فورم پر بھی اس اعتراض پر یہی عنوان ہے۔

﴿خاتم النبیین علیہ وسلم ﷺ کا غلام﴾: فقیر اس کے دو جوابات دیگا ایک ''تحقیقی'' دوسرا ''الزامی''۔

تحقیقی جواب

اس اعتراض پر تفصیلی جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو خود حضرت تھانویؒ کے اس ارادتمند کے اپنے الفاظ میں بقدر ضرورت نقل کر دیں۔وہ صاحب کہتے ہیں کہ:

اور سو گیا کچھ عرصہ بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں ہے لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکل جاتا ہے۔دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور ﷺ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور ﷺ کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری۔اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہ رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ﷺ کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں جب کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل

سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صلی علی سیدنا و نبیینا و مولانا اشرف علی ۔حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں ۔اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے (وجوہات ہیں) جو حضور (یعنی حضرت تھانویؒ) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں ۔﴿الامداد ص ۳۵، ماہ صفر ۱۳۳۶ھ﴾

قارئین کرام اس عبارت میں اس بات کی تصریح ہے کہ کلمہ طیبہ کی غلطی خواب میں ہوئی تھی اور صاحب خواب اس پر خاصہ پریشان ہوا اور خواب میں بھی اپنی غلطی کا احساس کرتا رہا لیکن بے ساختہ زبان سے غلط کلمہ نکلتا رہا اور جب بیداری میں درود شریف غلط پڑھا تو اس میں بھی وہ کہتا ہے کہ ''بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے ۔۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی اس غلطی پر بھی وہ ''خوب رویا''۔ اب اس مقام پر چند باتیں قابل غور ہیں ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں۔

(۱) پہلی بات خواب کی ایک صورت ہوتی ہے اس میں پہاں ایک حقیقت ہوتی ہے جس کو تعبیر کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب بڑا خوشنما ہوتا ہے لیکن اس کی تعبیر انتہائی بھیانک اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب بظاہر بڑا خوفناک لیکن اس کی تعبیر خوش آیند ہوتی ہے اور تعبیر سامنے آنے کے بعد خواب دیکھنے والے کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی ۔اس دوسری مد کے خوابوں کے بارے میں بطور اختصار صرف دو حوالے عرض کروں گا۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی چچی حضرت ام الفضل بنت الحارثؓ نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آج رات میں نے ایک برا خواب دیکھا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیا خواب ہے ۔انھوں نے فرمایا وہ بہت ہی سخت (اندیشہ) ہے ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ خواب کیا ہے؟ حضرت ام فضلؓ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ ﷺ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں ڈالا گیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا اس کی تعبیر یہ ہے کہ انشاءاللہ میری لخت جگر بیٹی (سیدہ حضرت فاطمہؓ) کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا جو تمہاری گود میں کھیلے گا۔چنانچہ حضرت حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں کھیلے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔﴿مشکوۃ ص ۵۷۲ ج ۲﴾

ملاحظہ کیجئے بظاہر کس قدر برا خواب تھا کہ حضرت ام فضلؓ بتلانے سے بھی گھبرا رہی تھیں مگر اس کی تعبیر کس قدر خوشنما تھی۔ایک اور مثال حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کی ملاحظہ تاکہ بناسپتی حنفیوں کی آنکھیں کھل جائیں جو حضرت حکیم الامتؒ کے مرید کے خواب پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مزار اقدس پر پہنچے اور وہاں پہنچ کر مرقد مبارک کو اکھاڑ (العیاذ باللہ) پس اس پریشان کن اور وحشت انگیز خواب کی اطلاع انہوں نے اپنے استاد کو دی اور اس زمانے میں حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ مکتب میں تعلیم حاصل کررہے تھے۔ان کے استاد نے فرمایا اگر واقعی یہ خواب تمہارا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم جناب نبی اکرم ﷺ کی احادیث کی پیروی کرو گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کی پوری کھود کرید کرو گے۔بس جس طرح استاد نے فرمایا تھا یہ تعبیر حرف بحرف پوری ہوئی۔﴿تعبیر الرویا ص ۱۰۸، اکبر بک سیلز﴾ ۔

غور فرمائیں کس قدر وحشت ناک خواب ہے لیکن تعبیر کس قدر خوشنما ہے ۔۔بتائیں بریلوی حضرات حضرت امام ابوحنیفہؒ پر کیا فتوی لگائیں گے؟؟ میں حلفیہ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہاں میں نے امام ابوحنیفہؒ کی جگہ کسی دیوبندی عالم کا نام لکھا ہوتا تو بریلوی حضرات اب تک یہ فتوی لگا چکے ہوتے کہ ''دیوبندیوں نے دشمنی رسول ﷺ میں ان کی قبر مبارک کو بھی اکھاڑ پھینکا''۔العیاذ باللہ۔اللہ پاک سمجھ دے۔

ان دونوں خوابوں کے بتلانے کا مقصد یہ تھا کہ بظاہر اگر چہ خواب خوفناک ہو لیکن ضروری نہیں کہ اس کی تعبیر بھی خوفناک ہو۔۔پس جو خواب حضرت حکیم الامتؒ کے مرید نے دیکھا تھا اگر چہ بظاہر خوفناک تھا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تعبیر بھی خوفناک ہو۔جیسا کہ آگے ہم خود حضرت حکیم الامتؒ کے اقوال سے اس کو ثابت کریں گے۔

(۲) قارئین کرام یہ ایک خواب تھا اور خواب نیند کی حالت میں دیکھا جاتا ہے اور نیند کی حالت میں جو کلمات زبان سے سرزد ہوتے ہیں

شریعت میں ان کا کوئی اعتبار نہیں ۔ بالفرض اگر کسی سے خواب میں الفاظ کفریہ سرزد ہو جائیں تو اس پر حکم کفر ہرگز نہ لگایا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقَظَ وَ عَنِ الْمُبْتَلٰی حَتّٰی یَبْرَأَ وَ عَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَکْبُرَ ﴿الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴﴾

تین شخص مرفوع القلم ہیں (یعنی شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں) سونے والا جب تک کہ بیدار نہ ہو اور جنون میں مبتلا یہاں تک کہ اس کو افاقہ ہو جائے اور بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے

اور حضرت عمرؓ اور سیدنا حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ حَتّٰی یَبْرَأَ وَ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یستیقظ و عن الصبی حتی یَحْتَلِمَ ﴿الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴﴾

تین شخص مرفوع القلم ہیں (یعنی شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں) مجنوں جس کی عقل پر پردہ پڑا ہو ہے اور سونے والا جب تک کہ بیدار نہ ہو اور بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے

ایک روایت میں آتا ہے کہ سیدنا حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ آنحضرتﷺ کا ارشاد ہے کہ

اِنَّهٗ لَیْسَ فِیْ النَّوْمِ تفریط" وَ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِیْ الْیَقْظَةِ ﴿ترمذی ج ۱ ص ۲۵﴾

یعنی نیند کی حالت میں کوئی کوتاہی اور جرم نہیں ہاں بیداری کی حالت میں کوتاہی ہو تو اس میں جرم ہے۔

اسی قسم کی روایات سے حضرات فقہاء کرامؒ نے یہ قاعدہ اور اصول اخذ کیا ہے کہ نیند کی حالت میں کوئی بھی بات کسی بھی درجہ میں قابل اعتبار نہیں ۔خواہ کوئی اسلام لائے یا خواہ معاذ اللہ کوئی مرتد ہو جائے خواہ کوئی نکاح کر لے یا طلاق دے دے۔ چنانچہ علامہ محمد امین بن عمر الشامی الحنفیؒ لکھتے ہیں

وَلِہٰذَا لاَ یَتَّصِفُ بِصِدْقٍ وَلاَ کِذْبٍ وَلاَ خَبَرٍ وَلاَ اِنْشَاءٍ وَ فِیْ التَّحْرِیْرِ وَ تَبْطُلُ عِبَارَاتُهٗ مِنَ الْاِسْلامِ وَ الرِّدَّةِ وَالطَّلاقِ وَلَمْ تُوْصَفْ بِخَبَرٍ وَلاَ اِنْشَاءٍ وَ صِدْقٍ وَ کِذْبٍ کَالْحَانِ الطُّیُوْرِ ﴿شامی ج ۲ ص ۵۸۸ ،طبع مصر فی مطلب طلاق المدھوش﴾

اور اسی لئے سونے والے کا کلام صدق و کذب خبر و انشاء سے متصف نہیں ہوتا اور تحریر الاصول میں ہے کہ سونے والے کا کلام مثلاً اسلام لانا یا مرتد ہو جانا یا بیوی کو طلاق دینا (وغیرہ) یہ سب لغو اور بے کار ہے نہ اس کو خبر کہا جا سکتا ہے اور نہ انشاء اور نہ سچ اور نہ جھوٹ جیسے پرندوں کی آواز۔

آگے تحریر فرماتے ہیں کہ:

وَمِثْلُهٗ فِیْ التَّلْوِیْحِ فَهٰذَا صَرِیْح" فِیْ اَنَّ کَلامَ النَّائِمِ لاَ یُسَمّٰی کَلاماً لُغَةً وَلاَ شَرْعًا بِمَنْزِلَةِ الْمُهْمَلِ۔

اور ایسا ہی تلویح میں ہے پس اس عبارت سے صراحۃً معلوم ہوا کہ نیند کی حالت کا کلام نہ لغۃً کلام ہے اور نہ شرعاً جیسے مہمل۔

حدیث اور فقہ کے ان صریح حوالوں سے معلوم ہوا کہ نیند اور خواب کی حالت کی بات پر کوئی فتویٰ صادر نہیں ہو سکتا۔ جب مسئلہ کی حقیقت یہ ہے تو حضرت تھانویؒ ایسے شخص پر کس طرح فتویٰ لگاتے اور کس طرح اس کو کافر اور مرتد کہتے ۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

انصاف ۔۔۔ انصاف ۔۔ انصاف

﴿اعتراض﴾: ٹھیک ہے بھائی آپ کی یہ بات تو ہم مان لیتے ہیں کہ کبھی خواب کی حقیقت کوئی اور ہوتی ہے ظاہر کوئی اور اور نیند میں مواخذہ نہیں مگر آپ لوگوں کو کس طرح دن دھاڑے دھوکہ دے رہے ہیں آپ کو شرم آنی چاہئے کہ وہ مرید آگے خود لکھتا ہے کہ جب نیند سے بیدار ہوا تب بھی یہی حالت تھی۔ اب تو نیندوالی حالت نہ تھی۔ اب کفر کیوں نہ ہوا؟؟۔۔ جناب میں بریلوی ہوں بریلوی اعلیٰ حضرت کا کتا میرے سامنے سوچ سمجھ کر بات کرنا۔

﴿خاتم النبیین علیہ وسلم ﷺ کا غلام﴾: جناب آپ بریلوی ہیں یہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے اور بریلوی کس قسم کی مخلوق ہے بھلا ان کو مجھ سے زیادہ کون جانتا ہوگا۔ جیسا کہ آپ کے بھی علم میں یہ بات ہے۔۔ آپ نے یہ تو تسلیم کیا کہ یہ بات خواب کی تھی اور خواب پر مواخذہ نہیں شکر ہے ورنہ اس سے پہلے تو یہی رٹ کہ کافر کافر خواب میں کلمہ پڑھا کفر۔۔ اس بار جو آپ نے حضرت تھانویؒ کو کافر ثابت کرنے کیلئے استدلال کیا اور اعتراض کیا اس کا جواب بھی ملاحظہ فرمالیں۔

یہ بات میں پہلے ثابت کر چکا ہوں کہ اس شخص کی زبان سے یہ کلمات بیداری میں غیر اختیاری طور پر نکلے تھے جس کا اظہار اس نے خود کیا اور اس پر کافی پریشان بھی تھا بلکہ وہ خود کہتا رہا کہ سارا دن روتا رہا اس حرکت پر۔ اور جناب والا بیداری میں غیر اختیاری طور پر زبان سے جو بات سرزد ہو جاتی ہے کو وہ بات کفر ہی کیوں نہ ہو شریعت اس پر بھی کفر وارتداد کا کوئی حکم نہیں لگاتی۔ قرآن کریم میں مومنوں کی زبان سے یہ دعا اللہ تعالیٰ نے جاری فرمائی ہے **ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا** یعنی **اے ہمارے رب اگر ہم سے کوئی بھول یا خطا سرزد ہو تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا**۔ اور حدیثوں میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۳ طبع مصر بحوالہ مسلم۔

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَااسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ **بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور نسیان اور جس چیز پر ان کو مجبور کیا گیا ہو کے مواخذہ سے درگزر فرمایا۔**

﴿مشکوۃ ج ۲ ص ۵۸۴، ابن ماجہ ص ۱۴۸ وغیرھم﴾

اس سے معلوم ہوا کہ اگر خطا کی صورت میں کوئی کلمہ کفر کہہ دیا تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ گنہگار بندہ کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی مسافر کسی جنگل وغیرہ بے آب وگیاہ میں ہو اور اس کا سامان اور سواری وغیرہ گم ہو جائے اور اس کی تلاش سے مایوس ہو کر مرنے کیلئے کسی درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے اسی حال میں اس کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر بعد جب آنکھ کھلی تو دیکھے کہ اس کا اونٹ مع اپنے سازوسامان کے اس کے پاس کھڑا ہے اور اس کی زبان سے بے اختیار خوشی میں یہ الفاظ نکل جاتے ہیں۔ **اَللّٰھُ اَنْتَ عَبْدِیْ وَ اَنَا رَبُّکَ** **اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب** اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ **اَخْطَاءَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ** خوشی کی وجہ سے اس سے خطاء سرزد ہوگئی ﴿مسلم ج ۲ ص ۳۵۵ مشکوۃ ج ۱ ص ۲۰۳﴾

یعنی وہ بیچارہ کہنا تو یہ چاہ رہا تھا کہ اے اللہ تو میرا رب میں تیرا بندہ لیکن خطا کر دیا۔ نہ بے ہوشی میں ہے نہ غشی میں نہ سویا ہوا ہے بیدار ہے مگر کلمہ کوئی اور نکل گیا جس پر اس کو اختیار نہ تھا۔ فقہاء احناف نے خطا کی تعریف وتشریح میں کافی تفصیل کی ہے۔ چنانچہ قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

اَلْخَاطِیُٔ مَنْ یَجْرِیْ عَلٰی لِسَانِہٖ مِنْ غَیْرِ قَصْدٍ کَلِمَۃٌ مَکَانَ کَلِمَۃٍ **اور خطا کرنے والا وہ ہے جس کی زبان پر بغیر قصد کے ایک کلمہ کی جگہ کوئی دوسرا کلمہ نکل جائے۔**

﴿فتاوی قاضی خان ج ۴ ص ۸۸۳﴾

نیز تحریر فرماتے ہیں کہ

اَلْخَاطِئُ اِذَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِہٖ کَلِمَۃَ الْکُفْرِ خَطَاءً بِاَنْ کَانَ اَرَادَ اَنْ یَتَکَلَّمَ بِمَا لَیْسَ بِکُفْرٍ فَجَرٰی عَلٰی لِسَانِہٖ کَلِمَۃَ الْکُفْرِ خَطَاءً لَمْ یَکُنْ ذَالِکَ کُفْراً عِنْدَ الْکُلِّ۔ ﴿ایضا﴾

اور بہر حال خاطی کی زبان پر جب خطاء کفر کا کلمہ جاری ہوگیا مثلاً وہ ایسا کلمہ بولنا چاہتا تھا جو کفر نہیں ہے لیکن خطاء اس کی زبان سے کفر کا کلمہ نکل گیا تو تمام فقہاء کرام کے نزدیک یہ کفر نہ ہوگا۔

کم وبیش یہی مضمون اور یہی بات کشف الاسرار شرح اصول بزدوی ج ۴ ص ۳۵۵ طبع مصر۔فتاوی شامی ،شرح فقہ اکبر ص ۱۹۸ طبع کانپور مذکور ہے

﴿نوٹ﴾: عربی کتب کے حوالہ جات حضرت امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب ''عبارات اکابر'' سے لئے گئے ہیں۔البتہ آسانی کیلئے ان عبارات پر اعراب بھی لگادیے گئے ہیں۔

اب بجائے کہ ہم اس پر مزید تحقیق کریں خود فریق مخالف کے اعلحضرت کا فتوی نقل کر کے اس بات کو سمیٹتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان کا فتوی

شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں ﴿ملفوظات حصہ اول ص ۵۵ ،فرید بک اسٹال﴾۔

اب ساری بحث کو ملحوظ رکھ کر خود انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ جو شخص خود چلا چلا کر کہتا ہے کہ بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے اور اس میں بعد میں روتا بھی ہے ایسے شخص کو حضرت تھانوی ؒ کیوں کافر کہتے۔۔؟؟؟ اور جب وہ خود کافر نہیں تو رضا باللکفر کس طرح ثابت ہوا۔۔؟؟؟ اور حضرت تھانویؒ کیوں کافر قرار پائے۔۔؟؟ جبکہ خان صاحب بریلوی کا فتوی بھی احکام اضطراریہ میں وہی ہے جو حضرات فقہائے کرام کا ہے کیا خوب ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

﴿اعتراض﴾: یہ جھوٹ ہے وہ یہ کلمہ کفر آپ کے حکیم الامت کی محبت میں بول رہا تھا اچھا بتاؤ اگر اس سے غلطی ہو رہی تھی تو چپ رہتا خاموش ہو جاتا کہ میری زبان صحیح ادا نہیں کر رہی ہے بار بار یہ وظیفہ پڑھنے کا کیا مطلب یہی کہ حکیم الامت کی محبت اس سے یہ اگلوا رہی تھی۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: بریلوی صاحب یہ بات تو طے ہے کہ میں آپ کو کتنا ہی سمجھادوں آپ نے نہیں ماننا کیونکہ آپ نے ہر حالت میں حضرت حکیم الامتؒ کو کافر کہنا کہ آپ کی روزی روٹی کا مسئلہ ہے۔۔لیکن الحمد اللہ انصاف پسند دنیا آج بھی زندہ ہے۔۔وہ خود ہی دیکھ لے۔جہاں تک آپ نے یہ اعتراض کیا کہ وہ خاموش کیوں نہیں رہا چپ ہو جاتا تو اللہ کے بندے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جو الفاظ ادا کر رہا تھا اس کے بارے میں اس کو علم تھا کہ یہ درست نہیں ہے اور زبان اس کے قابو میں نہیں ہے لیکن اس نے سکوت اختیار کرنے کے بجائے تکلم دو وجہ سے کیا (۱) ایک یہ کہ اسے توقع تھی کہ اب اس کی زبان سے صحیح الفاظ نکلیں گے جس سے گزشتہ الفاظ کی تلافی ہو جائے گی (۲) اور دوسری وجہ یہ تھی کہ اسے غم کھایا جا رہا تھا کہ اگر اسی لمحہ اس کی موت واقعہ ہوگئی تو نعوذ باللہ ایسے الفاظ پر خاتمہ ہوگا اسی لئے اس نے دوبارہ تکلم کیا تا کہ الفاظ بھی صحیح ادا ہو جائیں اور سوء خاتمہ کے اندیشے سے بھی نجات مل جائے۔جہاں تک آپ نے یہ کہا کہ وہ حضرت حکیم الامتؒ کی محبت میں یہ سب کہہ رہا تھا تو تف ہے آپ کی عقل پر اگر وہ ان کی محبت میں کہتا تو کیا اس کی وضاحت کرتا کہ زبان پر قابو نہیں بے اختیار ہوں؟؟۔۔اور کیا وہ اس پر روتا؟؟ بلکہ وہ تو اس پر خوش ہوتا کہ دیکھیں حضرت جی میں تو آپ کی محبت میں

آپ کا کلمہ بھی پڑھنے لگ گیا ہوں۔۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جو لوگ کلمہ میں اپنے پیر کا کلمہ محبت کی وجہ سے پڑھتے ہیں ان کی حالت کیسی ہوتی ہے اور وہ کس طرح اس کا اظہار کرتے ہیں:

ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو

بریلویوں کے معتمد علیہ صوفی بزرگ اور ولی غلام فرید اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں:

حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔ ﴿مقابیس المجالس ص ۱۷۶﴾

کوئی رضاخانی مجھے بتائے کہ شیخ اور پیر کی محبت میں کلمہ کون پڑھتا ہے کس کا دل چاہتا ہے کہ شیخ کی محبت میں اسلام کے کلمہ کی جگہ پیر کا کلمہ پڑھوں اور کون مظلوم غلطی اور بے اختیاری کی حالت میں بھی کلمہ سرزد ہو جانے پر روتا ہے۔ **اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُل'' رَشِیْد۔**

انصاف۔۔انصاف۔۔۔انصاف۔

﴿اعتراض﴾: اچھا مجھے بتاؤ کہ اگر ایک شخص سارا دن کلمہ کفر بکتا رہے اور بعد میں عذر کرے کہ میں بے اختیار تھا زبان قابو میں نہیں تھی تو کیا اس کا عذر مسموع ہوگا۔۔؟؟ مجھے بتاؤ ایک شخص سارا دن آپ کے مولانا تھانوی صاحب کو گالیاں دے اور پھر بعد میں عذر کرے کہ زبان قابو میں نہ تھی غلطی ہو گئی تو کیا آپ اس کو غلطی تسلیم کریں گے۔۔نہیں نہ آپ تو یہی کہیں گے کہ دیکھو دیکھو ہمارے مولانا کی گستاخی کر دی۔

﴿خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام﴾: جناب من آپ کے اس اعتراض کا زیر بحث واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہاں اس کی کوئی **دلیل** نہیں ہے کہ یہ غلطی اس شخص سے ایک دفعہ سے زیادہ ہوئی اور وہ سارا دن یہ کلمہ پڑھتا رہا بلکہ بیداری میں غلطی صرف ایک ہی دفعہ ہوئی تھی اور ایک دو دفعہ ایسی غلطی کا خطاء لسانی سے ہو جانا اور وہ بھی کسی وحشت انگیز خواب سے آنکھ کھلنے کے بعد کہ بے خودی اور بے حسی کی حالت میں ہے عادۃ کچھ مستبعد نہیں۔۔لیکن دن بھر کسی کی زبان کا یونہی بہکنا عادۃ مستبعد ہے البتہ اگر اس پر کسی خاص مرض کا حملہ ہوا ہو اور اس کی وجہ سے وہ بہکی بہکی باتیں کرے اور اسی حالت میں اس کی زبان سے کلمات کفر بھی نکلیں تو بے شک وہ کافر نہ ہوگا لیکن اس کو خاطی نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ **''معتوہ''** اور **''مجنون''** قرار دیا جائے گا۔شریعت میں ایسے شخص کی عدم تکفیر کے بارے میں بھی اقوال موجود ہیں اگر ضرورت ہو تو پیش کر دئے جائیں گے۔

آپ نے ایک یہ اعتراض بھی کیا کہ اگر آپ کے مولانا تھانویؒ کو کوئی گالیاں دے پھر زبان کی بے اختیاری کا بہانہ کرے تو کیا تم اس کو معاف کر دو گے؟۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بے شک اگر قرائن اس کے عذر کی تکذیب نہ کریں تو ضرور ہم اس کو معاف کر دیں گے مثلاً کوئی شخص نیند سے اٹھایا جائے اور وہ اسی نیم خوابی کی حالت میں ہم کو یا ہمارے کسی عالم کو گالیاں دے اور بعد میں یہ عذر کرے کہ میں خواب میں دیکھ رہا تھا کہ میری آپ سے لڑائی ہو رہی ہے اور میں آپ کو گالیاں دے رہا ہوں اور اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور بالکل بلا قصد میری زبان سے گالی نکل گئی اور اب میں بہت پشیمان ہوں تو بے شک ہم اس کا عذر قبول کر لیں گے۔ اور اگر وہ جھوٹا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کا یہ عذر ضرور قبول ہوگا۔

لیجئے آپ کے تمام اعتراضات کا جواب دے دیا ہے اگر اور کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی پیش کر دیجئے میں آج ہر طرح سے حجت تمام کر دوں گا۔

ایک مرتبہ کوئی شخص شیخ شبلیؒ کی خدمت میں مرید ہونے کیلئے آیا آپ نے فرمایا کہ اس شرط پر مرید کرتا ہوں کہ جو کچھ میں کہوں وہی کرے۔عرض کی ویسا ہی کروں گا۔پوچھا کلمہ طیبہ کس طرح پڑھتے ہو عرض کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔فرمایا اس طرح پڑھو لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔مرید نے فوراً اسی طرح پڑھا۔﴿فوائد الفواد مجلس ۸ ج ۵،ہشت بہشت ص ۱۰۱۲﴾

بریلوی اکابرین کے حوالے

بریلوی پیر خواجہ فرید کا حوالہ

پیر فرید کوٹ مٹھن والے (المتوفی ۱۹۰۱) کا شمار بریلوی اکابرین اور اولیاء اور معتمد علیہ بزرگوں میں ہوتا ہے۔ان کے تفصیلی حالات ان کے ملفوظات ''مقابیس المجالس'' میں موجود ہے جس کا اردو ترجمہ ''ارشادات فریدی'' کے نام سے شائع ہوا ہے مقابیس المجالس ان کے خلیفہ خاص ''مولانا رکن الدین'' نے ان کے سامنے حرف حرف پڑھ کر سنائی اور اس کی تصحیح وتوثیق کروائی (ص ۵۰۹)۔تذکرہ علمائے اہلسنت میں ان کو ان القابات سے یاد کیا گیا ہے کہ:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین چاچڑاں شریف ﴿تذکرہ علمائے اہلسنت والجماعت لاہور ص ۲۰۸﴾۔

شیخ الشیوخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ﴿ایضاً ص ۲۰۹﴾

بریلویوں کے پیر ''پیر نصیر الدین'' سجادہ نشین گولڑہ شریف لکھتے ہیں کہ:

حضرت خواجہ غلام فرید کی زبان حق ترجمان ﴿لطمۃ الغیب ص ۱۵۹﴾

وابستگان سلسلہ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری و سیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مستند و حجت کتاب مقابیس المجالس۔﴿لطمۃ الغیب ص ۲۱۰﴾۔

پیر فرید کوٹ مٹھن والے کہتے ہیں:

ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور فرمایا مجھے اپنا مرید بنالیں فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔﴿فوائد فریدیہ ص ۸۳﴾

﴿خبردار﴾:فوائد فریدیہ خواجہ غلام فرید ہی کی تصنیف ہے۔خواجہ غلام فرید کے ملفوظات کے مستند مجموعہ ''مقابیس المجالس'' میں اس کتاب کو غلام فرید کی تصانیف میں شمار کیا گیا ہے۔اسی طرح رضاخانی نام نہاد مناظر محمد حسن علی رضوی اپنی کتاب ''برق آسمانی'' میں اس کو خواجہ غلام فرید کی تصنیف تسلیم کیا ہے اصل عبارت ملاحظہ ہو:

بہر حال اتنا ضرور ہے کہ مصنف نے جس ''فوائد فریدیہ کا نا تمام و غیر مکمل حوالہ دیا ہے وہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے ۔۔۔۔۔۔اب جبکہ یہ ثابت اور مسلم ہے کہ فوائد فریدیہ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔﴿برق آسمانی ص

ان تمام کتب وحوالی جات کے اصل صفحات سکین ہمارے پاس موجود ہیں اور مطالبہ پر اصل صفحات کے عکس بھی پیش کردیے جائیں گے۔

سجادہ نشین بیربل شریف صاحبزادہ محمد عمر کا کلمہ انگریز اللہ کے رسول ہیں

زاں بعد آپ نے فرمایا کہو لا الـه الا الله انگریز رسول الله ۔لا الـه الا الله لندن کعبة الله وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا۔اور مجلس دم بخود تھی اور برابر پڑھ رہا تھا۔ ﴿انقلاب حقیقت فی التصوف والطریقت ،ملفوظ نمبر ۲۷﴾۔

کیا بریلویوں نے کبھی ان کتابوں پر بھی فتوے لگائیں ہیں۔۔؟؟؟کبھی ان کو بھی کافر کہا ہے ۔۔اور اب جب یہ حوالہ ان کے سامنے آگئے تو اب ان کے مصنفین کے بارے میں بریلوی کے ’’دارالافتاء‘‘ جس سے کفر کے فتوے ’’تھوک ریٹ‘‘ میں دستیاب ہیں کیا فتوی لگائیں گے؟؟ ۔۔انصاف شرط ہے۔قارئین کرام غور فرمائیں کہ جولوگ سرعام زبردستی لوگوں سے انگریز کے کلمہ پڑھواتے رہیں لندن کو اللہ کا کعبہ نعوذباللہ تسلیم کرواتے رہیں وہ تو پکے ٹکے مسلمان ولی سجادہ نشین سنی عاشق رسول ﷺ اور جن سے خواب میں ایسی غلطی واقعہ ہو جائے اس پر وہ شرمندہ بھی ہوں احساس ندامت کی وجہ سے سارادن رو رہے ہوں۔۔بے اختیار ہوں۔۔مجبور ہوں۔۔وہ کافر۔۔۔ان کو مسلمان کہنے والا یا سمجھنے والا بھی کافر۔۔۔۔فوا اسفا۔الحساب یوم الحساب۔۔ایک دن سب نے مرنا ہے۔۔اور قیامت کا دن اسی قسم کی ناانصافیوں کا حساب چکانے کیلئے ہے۔

انصاف۔۔۔انصاف۔۔۔انصاف

رضاخانی درود

رضاخانیوں کو اس پر بھی اعتراض ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نے ان پر درود پڑھا مگر یہ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لیں میں نیچے بریلوی ملاؤں کی کتاب کے سکین صفحات دے رہا ہوں جس میں وہ تھوک ریٹ کے حساب سے اپنے مولویوں

اور اکابرین پر درود بھیج رہے ہیں اور کوئی معمولی درود بھی نہیں بلکہ درود ابراہیمی۔۔اور کم بختی تو ملاحظہ ہو کہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے ان کیلئے ضمیر غائب کو ذکر کر رہے ہیں اور اپنے ملاؤں پر نام لے لے کر درود پڑھ رہے ہیں۔۔امید ہے کہ بریلوی انصاف کرتے ہوئے اور خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ان پر بھی اسی طرح گستاخی رسول ﷺ اور کفر کا فتوی لگائیں گے جس طرح حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر لگایا ہے۔

مولوی عمر اچھروی یہ بات بخوبی یاد رکھیں

قیامت کے دن ہمارا اصلی کلمہ اسلام

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور درود شریف ابراہیمی تمہارے بہتان عظیم اور سنگین الزام کے خلاف

جھگڑتا ہوا آئے گا کہ تم نے

دنیا میں چند روز رہ کر علمائے اہلسنت دیوبند پر کیسے کیسے

ظلم وستم کے تیر برسائے

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہلِ بہشت

ہشت بہشت

مصنفین

- انیس الارواح ملفوظات خواجہ عثمان ہارونیؒ
- دلیل العارفین ملفوظات خواجہ معین الدین اجمیریؒ
- فوائد السالکین ملفوظات قطب الدین بختیار کاکیؒ
- راحت القلوب ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکرؒ
- اسرار الاولیاء ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکرؒ
- فوائد الفواد ملفوظات محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ
- راحت المحبین ملفوظات محبوب الٰہی نظام الدینؒ
- مفتاح العاشقین ملفوظات محمد نصیر الدین چراغ دہلویؒ

مترجم

عنصر صابری

ملفوظات

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی

رحمۃ اللہ علیہ

فوائد السالکین

مرتبہ

فریدالدین مسعود گنج شکر

مترجم

غضنفر صابری

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور ☎ 7352795

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری امت جنت میں جائے گی پھر دوسری امتیں اس پر سب اصحابؓ نے اٹھ کر شکر ادا کیا پھر شیخ شہاب الدینؒ نے فرمایا کہ اسی لئے فقیر لوگ چار تکبیریں کہتے ہیں لہٰذا ہر موقع پر تکبیر نہیں کہنی چاہئے۔

اس کے بعد اس کے متعلق گفتگو ہوئی کہ مرید اگر نفل نماز ادا کر رہا ہو اور پیر اس کا آواز دے۔ اگر وہ پیر کی بات کا جواب دینے کے لئے نفل نماز کو ترک کر دے تو اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ وہ نماز ترک کر کے اپنے پیر کی بات کا جواب دے کیونکہ یہ نفلوں کی نماز سے افضل ہے اور اس میں بڑا ثواب ہے۔

آپ نے اپنا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں نماز نفل میں مصروف تھا کہ شیخ معین الدین دام اللہ برکاتہ' نے مجھے آواز دی میں نے فوراً" نماز ترک کی اور لبیک کہا۔ آپ نے ادھر آنے کے لئے فرمایا۔ جب میں حاضر ہوا تو پوچھا کیا کر رہا ہے میں نے عرض کی نوافل ادا کر رہا تھا آپ کی آواز سن کر ترک کر کے چلا آیا آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا کیونکہ یہ نوافل سے افضل ہے اپنے پیر کے دینی کام میں مستعد ہونا بہت اچھا کام ہے۔

آپ نے پھر ایک اور واقعہ بیان کیا کہ میں اور بہت سے اہل صفا جناب معین الدین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے اولیاء اللہ کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی اس موقع پر ایک شخص آیا بغرض بیعت آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے بیٹھنے کے لئے کہا وہ بیٹھ گیا آپ اپنی خاص حالت میں تھے آپ نے فرمایا میں جو کچھ کہوں گا وہ کہو گے تو مرید کروں گا اس نے عرض کی حکم بجا لاؤں گا فرمایا تو کلمہ کس طرح سے پڑھتا ہے اس نے کہا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اس نے اس طرح کہا تو خواجہ صاحب نے اسے اپنے حلقہ بیعت میں داخل کر لیا خلعت اور نعمت عطا کی۔ پھر اس شخص سے کہا! میں نے تجھے کلمہ اس طرح پڑھنے کے لئے کہا وہ محض تجھے آزمانے کے لئے کہا تھا۔ ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو محمد

وضو کو ادھورا ہی چھوڑ کر تعظیم کرنے لگے۔ مگر ایک مرید وضو کر کے حاضر خدمت ہوا۔ اور تعظیم کی۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔ کہ تم میں درویش یہی ہے۔ جس نے وضو کر کے بعد میں میری تعظیم کی ہے۔ میں نے پوچھا کہ اگر کوئی نفلی نماز چھوڑ کر پیر کی تعظیم میں مشغول ہو جائے۔ تو کیا اس پر کفر کا فتوے لگ سکتا ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ پھر میری اس عرض اور مریدوں کے اعتقاد کی بابت زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ شیخ کبیر فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز نے بدر الدین اسحاق ؒ کو آواز دی۔ جو اس وقت نماز میں مشغول تھا۔ نماز ہی میں بلند آواز سے لبیک کہا۔ بعد ازاں یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کہ ایک اصحابی کو آواز دی وہ نماز میں مشغول تھا۔ اس واسطے دیر ہوئی۔ جب حاضر خدمت ہوا۔ تو پوچھا۔ کہ دیر کیوں کی۔ عرض کی۔ کہ بندہ نماز میں مشغول تھا۔ فرمایا۔ جب رسول خدا بلائیں۔ تو فوراً جواب دینا چاہیے۔ بعد ازاں خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک مرتبہ کوئی شخص شیخ شبلی ؒ کی خدمت میں مرید ہونے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس شرط پر مرید کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں کہوں وہی کرے۔ عرض کی۔ ویسا ہی کروں گا۔ پوچھا۔ کلمہ طیب کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ عرض کی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فرمایا۔ اس طرح پڑھو۔ لا الہ الا للہ شبلی رسول اللہ مرید نے فوراً اسی طرح پڑھا۔ بعد ازاں شبلی ؒ نے فرمایا۔ کہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں۔ رسول وہی ہیں۔ میں تیرے اعتقاد کو آزمانا چاہتا تھا۔

پھر جمعہ کی نماز کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ کہ آیا جمعہ کی نماز نہ ادا کرنے کے لئے کوئی تاویل بھی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ کوئی تاویل نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی غلام مریض ہو۔ لیکن جو جا سکتا ہے اور پھر نہیں جاتا۔ وہ سخت سنگ دل ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اگر کوئی ایک جمعہ حاضر نہ ہو۔ تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ظاہر ہوتا ہے۔ اگر وہ جمعے نہ جائے تو دو نقطے۔ اگر تین نہ جائے تو سارا دل سیاہ ہو جاتا

بمبارک تصنیف شہنشاہِ ولایت حضور خواجہ غلام فرید صاحب چشتی
مصنفہ کتاب مسمّٰی بہ

فوائدِ فریدیہ

کا اُردو ترجمہ مسمّٰی بہ فیوضاتِ فریدیہ

از فقیر مُعینی شاہ جمالی

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازیخان

بار اول تعداد ایکہزار

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ کو بجھاؤنگی اور اس آگ سے بہشت کو جلاؤں گی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اُس کی عبادت کرے۔ حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کا معمولی منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے۔ اور نیز یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ عارف اسے کہتے ہیں۔ کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے۔ سب کو اپنے ناخن میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا۔ کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا۔ کہ لا الٰہ اِلّا اللہ چشتی رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت ابو طالب مکی نے فرمایا ہے۔ عرش علی بنی آدم کے ارد گرد گھومتا ہے۔ حضرت عثمان ہارونی نے ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں پکڑ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت کرے سو آدمی جو پاس بیٹھا تھا عرض کیا کسی کو کیا طاقت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے اس اثناء میں ہاتف نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم لیں گے۔ حضرت عثمان نے فرمایا۔ یا الٰہی جل جلالک تو جو یہ دونو جہان مالک ہے۔ یہ دو جہان کہیں اور میری یہ کلاہ کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے۔ کہ حضرت امیر خسرو نے حضرت نظام الدین ہندی زر بخش کا جوتا ایک ہزار روپے میں خریدا۔ جب حضرت نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ خسرو تو نے سستا خریدا۔ حضرت عبد الشمس بیسانی نے فرمایا ہے۔

رُباعی :-

تعبیر الرؤیا

علامہ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

جالب

فرید بک سٹال ۳۸- اردو بازار لاہور

صلاح حاله أيضا في الآخرة فإن رآى
أنه أشعث أغبر وعليه ثياب بالية
أو هو بال مغضب فإن ذلك يدل على
سوء حاله في الآخرة وكذلك إذا رآه
مريضا فإنه يكون مرتهنا بذنوبه و
من رآى ميتا قد مات موتة ثانية و
عليه بكاء من غير صراخ ولا نوح فإن
بعض أهله يتزوج ويكون له فرح و
سرور وإن كان عليه صراخ ونوح
فإنه يموت من عقبه أو من أهله
إنسان ومن رآى أنه نبش قبر ميت
فإنه يقتفي أثره في دينه أو دنياه إن
كان الميت معروفا وإن كان مجهولا
فإنه يكون ساعيا في أمر لا يدركه۔

آخرت میں ٹھیک ہے۔ اگر مردہ گرد آلود اور
پراگندہ حال ہو یا بوسیدہ کپڑوں میں ہو یا خود
بوسیدہ ہو یا غصے میں نظر آئے تو یہ تمام حالتیں
آخرت میں اس کی بدحالی کی علامت ہیں اور اگر کسی
نے خواب میں مردے کو بیمار دیکھا تو گویا وہ گناہوں
میں گروی رکھا ہوا ہے۔ اگر دیکھا کہ مردہ دوبارہ
مرگیا ہے اور اس پر رونے والے نہ چیختے ہیں
نوحہ کرتے ہیں تو خواب دیکھنے والے کا کوئی عزیز
شادی کرے گا اور اس کو مسرت ہوگی۔ اگر مردے
پر رونے کے ساتھ چیخنا چلانا بھی دیکھا تو تعبیر
یہ ہے کہ اس کی اولاد یا خاندان میں سے کوئی شخص
مرجائے گا۔ اگر کوئی دیکھے کہ اس نے کسی معروف
مردے کی قبر کو کھودا ہے تو وہ دنیا اور دین کے
معاملے میں مردے کی پیروی کرے گا۔ اگر نامعلوم
مردے کی قبر کھودی ہے تو تعبیر یہ ہے کہ وہ
کوشش میں کامیاب نہ ہوسکے گا۔

حكاية۔ عن أبي حنيفة رضي الله تعالى
عنه أنه رأى في منامه أنه أتى قبر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فنبشه
فأخبر به أستاذه رضي الله عنه وكان
أبو حنيفة يومئذ صبيا في المكتب

حکایت: امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرمایا کہ انہوں نے بچپن میں ایک خواب دیکھا
میں اپنے آپ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ و
کے روضہ مبارک پہ حاضر پایا اور قبر مبارک کھ
انہوں نے یہ خواب اپنے استاد رضی اللہ عنہ



ملفوظات

مجدّدِ مائۃِ حاضرہ

از: اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مولٰینا محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرّہٗ العزیز

مرتبہ: مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولٰینا محمد مصطفٰے رضا خاں قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) لاہور

پس نہ فرمایا۔

میاں صاحب ۔ السلام علیکم

(جلسہ بالخیر ختم و تمام والحمد للہ)

مؤلف ۔ حدیث میں ارشاد فرمایا: اتقوا مواضع التّھم : بچو تہمت کی جگہوں سے، یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے ۔ وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیاء کرام مکلف ہیں تو وہ بھی مامور ہوئے پھر انہیں اس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے نہ بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلاوجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی ہے، جو حرام ہے۔

ارشاد۔ شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ خمر و خنزیر حرام قطعی ہیں، مگر ساتھ ہی ارشاد ہوا: الّا من اضطر فی مخمصۃ : بھوک یا پیاس سے جان نکل جاتی ہے اور کھانے یا پینے کو حرام کے سوا کچھ نہیں، اب اگر ترک کرے تو گناہگار ہوگا اور حرام موت مرے گا۔ بلکہ فرض ہے کہ جان بچانے کی قدر استعمال کرے۔ یوں ہی اگر نوالہ اٹکا دم نکلا جاتا ہے اور اتارنے کو سوائے خمر کچھ نہیں۔ شریعت کا کلیہ قاعدہ ہے: الضرورات تبیحُ المحظورات ۔ اللہ عزوجل کے ساتھ قلب کی حفاظت اہم و اعظم فرائض سے ہے ۔ جب بحالت تنگی و ضعف ظرف اس کا حفظ بے ایسے کسی اظہار کے نہ بن پڑے تو یہ واجب ہوگا۔ حقیقت فعل سے جاہل اسے مرتکب حرام جانے گا حالانکہ وہ ایک مباح کر رہا ہے اور فعل سے واقف حال فاعل سے غافل اسے موضوع تہمت میں پڑتا، لوگوں کو بدگمانی میں ڈالتا یوں خلاف امر کرتا گمان کرے گا۔ حالانکہ وہ ادائے واجب اعظم کر رہا ہے کیا اپنے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا حرام نہیں لیکن معاذ اللہ آکلہ ہو جائے تو کاٹا جائے گا کہ اور بدن محفوظ رہے ۔ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالٰے عنہ کو سو اشرفیاں

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

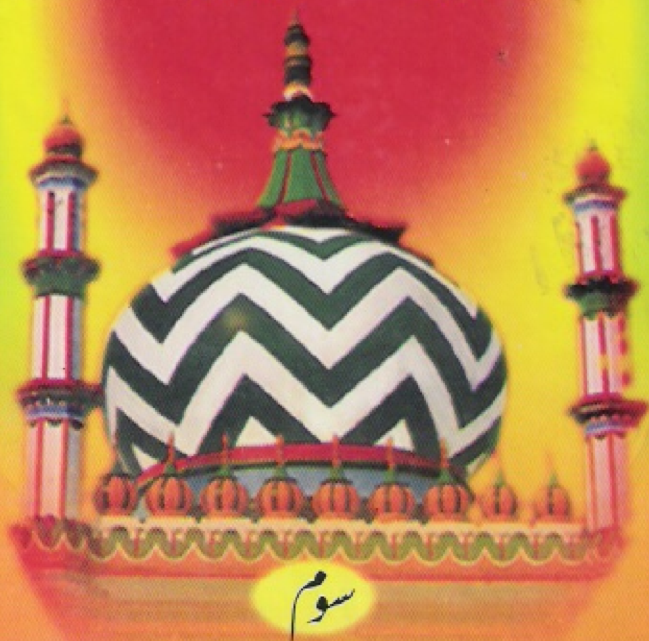
ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب
مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تلخیص و ترجمہ
مولانا کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری



حیات اعلیٰ حضرت



سوم

مصنف:
ملک العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظفرالدین بہاری علیہ الرحمہ

ترتیب جدید:
مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی

کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز
رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ القاضى ضياء الدين المعروف بالشيخ جيا رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ الشيخ جمال الاوليا رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد محمد رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد احمد رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد فضل الله رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد الشاه بركة الله رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد الشاه ال محمد رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد الشاه حمزه رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد الشاه ابى الفضل شمس الملة والدين ال احمد اچھے مياں رضی اللہ عنہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولىٰ السيد الكريم الشاه ال الرسول الاحمدى رضی اللہ عنہ

۷۸۶
۹۲

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے کہ دروے بود قیل و قال محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شجرۂ طیبۃ
اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

شجرۂ طیبہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ

پیر طریقت

حضرت مولانا محمد ریحان رضا خاں قادری مدظلہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی
الْمَوْلَی السَّیِّدِ الشَّاہ اَبِی الْفَضْلِ شَمْسِ الْمِلَّةِ وَالدِّیْنِ
اٰلِ اَحْمَدْ اچھّے میاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ ۱؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی
الْمَوْلَی السَّیِّدِ الْكَرِیْمِ الشَّاہ اٰلِ رَسُوْلِ الْاَحْمَدِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ ۲؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی
الْمَوْلَی الْكَرِیْمِ سِرَاجِ السَّالِكِیْنَ نُوْرِ الْعَارِفِیْنَ
سَیِّدِیْ اَبِی الْحُسَیْنِ اَحْمَدَ النُّوْرِیِّ الْمَارَهْرَوِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا ط ۳؎

۱؎ ۱۷ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے۔
۲؎ ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے۔
۳؎ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْھُمَامِ اِمَامِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مُجَدِّدِ الشَّرِیْعَۃِ الْعَاطِرَۃِ مُؤَیِّدِ الْمِلَّۃِ الطَّاھِرَۃِ حَضْرَتِ الشَّیْخِ اَحْمَدْ رِضَا خَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالرِّضَا السَّرْمَدِیِّ ؕ [۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَعَلَی الشَّیْخِ حُجَّۃِ الْاِسْلَامِ مَوْلَانَا حَامِدْ رِضَا خَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [۲]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَعَلَی الشَّیْخِ زُبْدَۃِ الْاَتْقِیَاءِ اَلْمُفْتِی الْاَعْظَمِ بِالْھِنْدِ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ مُصْطَفٰی رِضَا الْقَادِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [۳]

---

[۱] ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو وصال ہوا۔ مزار شریف بریلی محلہ سوداگران میں ہے۔

[۲] ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ کو وصال ہوا۔ مزار مبارک بریلی شریف میں ہے۔

[۳] ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کو وصال ہوا۔ مزار مبارک بریلی شریف میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولوی نصیر الدین سیالوی بریلوی صاحب کا مجذوبانہ واویلا

تو ہم نے مناسب سمجھا کہ دیوبندیوں کے امام جناب گکھڑوی صاحب کو ہی مخاطب کرکے جواب دیا جائے۔ تاکہ ان کو وہاں جہنم کے گھڑے میں کچھ احساس ہو۔

بریلوی صاحب کی اس دل آزار عبارت کا جواب دینے کا ہم پورا پورا حق رکھتے ہیں اور انشاء اللہ اس کا دندان شکن اور منہ توڑ جواب دیا بھی جائے گا امید ہے کہ بریلوی اس کا برا نہ مانیں گے کہ جیسی کرنی ویسے بھرنی۔

قارئین کرام اپنی دکان چمکانے کیلئے علمائے حق پر طرح طرح کے الزامات کا لگانا کوئی آج کی بات نہیں اس کائنات میں تو لوگوں نے حضور ﷺ جیسی مقدس ہستی پر بھی نہ جانے کیسے کیسے الزامات لگائے مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ الزامات واقعی حقیقت بھی ہیں یا نہیں۔ فقیر پچھلے کافی عرصے سے آپ کے سامنے یہودیت اور عیسائیت اور رافضیت کے چربے ''رضاخانیت'' کی دجالیت اور فریب کاریاں آشکارا کر رہا ہے۔۔ فقیر کو سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی رضاخانی میرے مضمون کا جواب لکھنے کی کوشش کرتا ہے۔۔ لیکن اب تک بہت زور لگانے کے بعد بھی فقیر کے صرف چند ہی مضامین کے جوابات دینے کی ناکام کوشش کی گئی اور وہ بھی کسی رضاخانی نے نہیں بلکہ اپنے کسی ملاں کی کسی کتاب کا کوئی آرٹیکل اٹھا دیا اور چھاپ دیا جس کا نہ ماقبل سے کوئی تعلق ہے اور نہ مابعد سے۔ کچھ عرصہ پہلے فقیر کے ''اعلحضرت کا اقرار کفر'' نامی مضمون پر ان کے کسی ملاں کا جواب آیا تھا جس کا جواب الجواب فقیر نے دیا جس کا جوب ابھی تک مجھے نہیں ملا۔۔ پھر ان کے فورم کے ایک قادری صاحب کو مناظروں کا شوق چڑھا انھوں نے علم قیامت اور نور بشر پر فقیر سے بات کی اور مفتی یار گجراتی اور اپنے مولوی ظفر عطاری صاحب کی کتاب ''حق پر کون'' سے حوالے دئے لیکن الحمد اللہ فقیر نے نہ صرف ان کے جوابات دئے بلکہ ان کتابوں میں ان کے مولویوں کی طرف سے شرمناک خیانتوں کو بھی ثابت کیا جن کا جواب ابھی تک ان پر ادھار ہے۔ پھر ان کے کوئی دارالعلوم امجدیہ سے فارغ مولوی نعمان شیرازی صاحب علم غیب پر اپنا شوق پورا کرنے آئے لیکن الحمد اللہ اس موضوع پر کس طرح ان کا منہ کالا ہوا اس کے ثبوت آج بھی ہمارے فورم پر موجود ہیں۔۔ مولوی صاحب نے تو اس ڈیبیٹ میں اپنے رضاخانی ہونے سے بھی انکار کر دیا بھلا اس سے بڑی شرمناک رسوائی کیا ہوگی۔۔ حالانکہ فقیر نے سنا ہے کہ ایک زمانے تک ان کے چیلنج بریلوی حضرات پال ناک پر لیکر گھومتے تھے۔۔ مقصود اس بات کا ان کے مولویوں کی جہالت اور ہٹ دھرمی دکھانا ہے۔ کہ جن کے دلائل کا جواب مجھ جیسا عام آدمی بھی لکھ سکتا ہے تو نہ جانے یہ لوگ جب کسی دیوبندی عالم کے سامنے آتے ہونگے تو کس طرح ان کا بھرکس نکلتا ہوگا۔ کچھ عرصہ پہلے فقیر نے حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر ایک اعتراض کا جواب دیا، بریلویوں نے بجائے اس آرٹیکل کا کوئی جواب دینے کے اپنے کسی ملاں کی کتاب کا پورا باب چھاپ دیا۔۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ہمارا مضمون بھی شروع سے پڑھ لیں اور مولوی سیالوی صاحب کی باتیں بھی اور انصاف سے فیصلہ فرمائیں۔۔ یہاں ہم مختصراً سیالوی صاحب کی باتوں پر تبصرہ کرتے ہیں جن سے آپ لوگوں کو ان کے مولویوں کے علمی مقام کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے ایک سوال کا جواب رضاخانی حضرات سے لینا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

بریلویوں کے نزدیک گستاخ رسول ﷺ سرے سے کافر ہی نہیں بلکہ اس کو مسلمان

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيْعًا
وَعَلَى الشَّيْخِ الْمُفَسِّرِ الْاَعْظَمِ مَوْلَانَا اِبْرَاهِيْمَ رِضَا
الْقَادِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ¹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيْعًا وَعَلَى
الشَّيْخِ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ رَيْحَانْ رِضَا الْقَادِرِيِّ مَدَّ اللّٰهُ ظِلَّهٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْفَقِيْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
جَمِيْعًا وَّعَلٰى سَائِرِ اَوْلِيَائِكَ وَعَلَيْنَا وَبِهِمْ وَلَهُمْ
وَفِيْهِمْ وَمَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۰ اٰمِيْن ؛

¹ ۱۲ صفر ۱۳۸۵ھ کو وصال ہوا مزار مبارک بریلی شریف میں ہے۔

سمجھنا ہی صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔

مجھے حیرت ہے کہ رضاخانی بار بار عوام کو گستاخ رسول ﷺ کا نعرہ دے کر مشتعل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مذکورہ واقعہ میں حضور ﷺ کی گستاخی کی گئی ہے اس لئے وہ کافر ہیں حالانکہ ان کے روحانی ابا جان اور امام ومجدد مولوی احمد رضا خان کے نزدیک تو حضور ﷺ کی شان میں بڑی بڑی گستاخیاں کرنے والا حتی کے ان گستاخیوں کی خبر حضور ﷺ کو بھی ہوئی اور ان کا دل بھی دکھا پھر بھی کافر نہیں کہتے ملاحظہ ہو:

﴿رضاخانی مذہب میں رسول اللہ ﷺ کی شان﴾: رضا خانی مذہب کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب اپنی کتاب ''الکوکبۃ الشہابیہ'' شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ پر تبرا کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مسلمانوں مسلمانوں خدارا ان ناپاک و شیطانی ملعون کلموں پر غور کرو۔۔۔پادریوں پنڈتوں وغیرھم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو۔۔۔شائدان بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر کے دیکھئے کس جگر سے محمد ﷺ کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام کے الفاظ لکھ دئے۔۔۔مسلمانوں کیا ان گالیوں کی حضور ﷺ کو اطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہو کر ایذاء نہ پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ انھیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انہیں ایذاء پہنچی۔۔۔اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی بھی جگہ نہیں ﴿الکوکبۃ الشہابیہ ص 201 و 203، اعلحضرت نیٹ ورک﴾.

اس عبارت میں خانصاحب نے مندرجہ ذیل تصریحات کی ہیں:

(۱) یہ کہ اس نے حضور ﷺ کو صاف صاف بے دھڑک صریح گالیاں دی ہیں ایسی کہ پادریوں پنڈتوں کھلے مشرکوں کی کتابوں میں بھی ایسی گالیوں کی نظیر نہ ملے گی۔

(۲) ان گالیوں کی یقیناً حضور ﷺ کو اطلاع ہوئی۔۔اور آپ ﷺ کو اس سے ایذاء بھی پہنچی۔

(۳) ان گالیوں میں کسی بھی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں۔

غرض مولوی احمد رضا خان صاحب نے خود مظلوم شہید مرحومؒ کے یہ جرائم لکھے لیکن اس کے باوجود اسی کتاب کے اخیر میں انہی شہید مرحومؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی و منا سب۔اور اپنی کتاب تمہید ایمان میں لکھتے ہیں کہ ان کو کافر نہ کہا جائے یہی سیدھا راستہ اور قول حق ہے۔نتیجہ یہ نکلا جو شخص رسول اللہ ﷺ کو پادریوں اور پنڈتوں سے زیادہ کھلی اور سڑی گالیاں دے اور حضور ﷺ کے قلب مبارک کو ایذاء پہنچائے اسے کافر نہ کہنا ہی مولوی احمد رضا خان کے نزدیک احتیاط مختار اور پسندیدہ ہے۔

رضا خانیوں!!! دیکھا یہ ہے تمہارے مذہب شریف میں رسول اللہ ﷺ کی شان۔۔اسی پر عشق رسول ﷺ اور محبت کا دعوی۔**شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم۔**

پس جب ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا اتنی بڑی بڑی گالیاں دینے والا بھی مسلمان ہے تو آخر کس منہ سے اس خواب پر اعتراض کرتے ہیں مولوی احمد رضا خان اور سیالوی صاحب نے خود کہا کہ گستاخ رسول ﷺ کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے پس اب رضا خانی خود ہی اپنے اعلحضرت کا حال معلوم کرلیں وہاں ایک رضا خانی نے کہا کہ امام اہلسنت کو جہنم کے گڑھے میں احساس ہو معاذ اللہ الحمد اللہ امام اہلسنت تو اس وقت جنت کی نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہونگے لیکن ان فتووں کی روشنی میں خود بریلوی اپنے اعلحضرت کے مقام کا تعین کرلیں کہ وہ اس وقت باولے کتے کی طرح جہنم کے کس گڑھے میں ہونگے ویسے بھی انھیں دنیا ہی میں کتا بننے کا بہت شوق تھا۔

نوٹ: ہمیں اس قسم کی زبان زیب نہیں دیتی لیکن ہم سے جس زبان میں بات کی جائے گی ہم اسی زبان میں جواب دینے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ قانون اٹل ہے جیسی کرنی ویسے بھرنی یہ ردعمل ہے ان بدزبانیوں کا جو مولوی احمد رضا خان صاحب کے بے ننگ و بے شرم نام لیواؤں کا ہے:

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر آئے نہ کیوں
ہم روئیں گے ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

کوکب الشہابیہ پر فقیر کا تفصیلی مضمون "اعلحضرت کا اقرار کفر میں ملاحظہ فرمائیں" یہ مضمون رضا خانیوں کے فورم پر بھی ہے اس کا جواب بھی انھوں نے اپنے کسی ملاں سے نقل کیا ہے الحمد اللہ اس کا جواب الجواب بھی آپ کو ہمارے فورم پر مل جائے گا۔

غرض اگر گستاخ رسول ﷺ کافر ہے تو سب سے بڑا کافر تمہارا احمد رضا خان ہے۔۔ اور اگر کافر نہیں تو مولانا تھانویؒ پر کافر کافر کی گولہ باری بند کریں۔

اب ہم قارئین کرام کا خلفشار دور کرنے کیلئے مختصراً سیالوی صاحب کے نام نہاد جواب پر بھی تبصرہ کرتے ہیں۔

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾: امام اہلسنت نے خواب پر کثرت سے حوالے دیکر دجل کی دکان سجائی ہے۔ اور ان کو کثرت مطالعہ دکھانا تھا۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: الحمد اللہ اہلحق کو کبھی اس کی ضروت نہیں پڑھی کہ عوام کی جیبیں ٹو لنے کیلئے کثرت مطالعہ دکھاتے رہیں امام اہلسنت وہ شخصیت ہیں جن کی کتابیں آج بھی آپ کی جماعت کے جواب کی منتظر ہیں اور آپ کی جماعت نے جو چند کتابوں کے جواب لکھنے کی کوشش کی ازالۃ الریب کا جواب مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب نے اثبات علم غیب کے نام سے، اور صوفی اللہ دتہ صاحب کی کتاب جو انھوں نے تبرید النواظر کے جواب میں لکھی اور احمد یار گجراتی صاحب کی کتاب راہ جنت جو انھوں نے اپنے لڑکے کے نام سے شائع کی اس کا جواب الجواب خود امام اہلسنت نے لکھا اور ثابت کیا کہ خود آپ کے یہ مولوی کس طرح دجل وفریب اور جہل مرکب کا شکار ہیں۔ خاص کر مفتی احمد یار گجراتی صاحب تو اس حسرت کو بہ لیر ان کی زندگی میں ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور اس وقت جہنم کے گڑھے میں ان کو ضرور یہ احساس ہو رہا ہوگا کہ کاش وہ "راہ سنت" پر علم کر لیتے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات سے بغاوت نہ کرتے۔ امام اہلسنت نے خواب اور بیداری دونوں پر حوالے دیئے اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل سارا واقعہ اور واقعہ کی تعبیر جس پر آپ کو اعتراض ہے خواب سے متعلق تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ جب ان کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس طرح کی لاف گزاف آپ نے شروع کردی جب یہ واقعہ ہی سارا اصل خواب ہے تو جواب بھی اسی کے مطابق دیا جائے گا۔

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾: خطا ایک بار ہوتی ہے بار بار نہیں اگر خاطی تھا تو چپ رہتا کوئی اسے پھانسی تھوڑی دے رہا تھا۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: جناب مولوی صاحب عرض ہے کہ ہوش حواس میں رہ کر بات کیا کریں محض صفحات کے بھر دینے کا نام جواب نہیں ہوتا حیرت ہے کہ جن باتوں کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے ان کو دوبارہ زبان پر لاتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آتی آپ کے اس سوال کا جواب میں اوپر ہی دے چکا ہوں

۔دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾:وہ سارا دن رٹ لگا رہا تھا۔۔۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: جناب سیالوی صاحب آپ کے اس دھوکے کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں یہ محض آپ کی جہالت ہے کہ وہ سارا دن کلمہ پڑھتا رہا واقعہ میں کہیں بھی اس کی تصریح موجود نہیں۔آپ سے درخواست ہے کہ جن باتوں کے جوابات دئے جا چکے ہیں ان کو بار بار اپنی زبان پر لا کر وقت برباد نہ کریں۔

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾:وہ تھانوی صاحب کی محبت میں پڑھ رہا تھا اور کلمہ شریف تو ہر مسلمان کے دل کی جان ہے وہ اس کی زبان پر کیوں نہیں آ رہا تھا۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: جناب آپ کو یہ بات کہتے ہوئے شرم آنی چاہئے میں اس کی وضاحت پہلے کر چکا ہوں اگر وہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں یہ سب کچھ کرتا تو کیا خوش ہوتا۔۔؟؟؟یا سارا دن روتا۔۔؟؟؟ اور کہتا کہ پریشان ہوں۔۔زبان قابو میں نہیں ہے۔۔؟؟؟ اور میں نے آپ کے بزرگ خواجہ غلام فرید کے ملفوظات کا حوالہ دیا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ پیر سے اتنی محبت ہے کہ کلمہ میں محمد ﷺ کا نام پیر کے ڈر کی وجہ سے لیتے ہیں ورنہ اپنے پیر کا لیتا۔۔بتائے اس پر کیا فتوی ہے۔۔آپ کو شرم آنی چاہئے جو پیر کے ڈر سے کلمہ محمد کا پڑھے وہ تو آپ کے بزرگ اور ولی۔۔اور اگر کوئی دوسرا بیچارہ خواب میں بھی پڑھے۔۔تو کافر۔تف ہے آپ لوگوں پر۔۔مریدوں کو پیروں کے محبت کا کلمہ سارا دن آپ لوگ پڑھائیں۔۔اور الزام علمائے دیوبند پر۔۔شرم آنی چاہئے آپ لوگوں کو۔باقی جہاں تک آپ نے کہا کہ کلمہ ہر مسلمان کے دل کی جان ہے تو الحمد اللہ اسی وجہ سے تو وہ بیچارہ سارا سارا دن رو رہا ہے۔۔کہ مجھ سے یہ کیا ہو گیا۔۔اس شخص کی کلمہ سے اس سے بڑی محبت اور کیا ہو گی۔۔ہاں یہ گندی سوچ تو آپ لوگوں کی ہے۔۔کہ کلمہ میں محمد ﷺ کا نام دل سے اور محبت سے نہیں بلکہ اپنے پیر صاحب کے ڈر کی وجہ سے لیتے ہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

بریلویوں کے اعلحضرت کا حوالہ اور جواب

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾:تمہارے اعلحضرت کا جواب دو انھوں نے کہا کہ شفا شریف میں ہے کہ زبان کی تذلیل کی وجہ سے عذر مسموع نہیں اور بتاؤ جو شخص سارا دن اگر تھانوی صاحب کو گالیاں دے پھر کہے کہ زبان قابو میں نہیں تھی تو کیا عذر مانو گے۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: جناب کیوں لوگوں کے سامنے اپنے اعلحضرت کی درگت بنوانے کے موڈ میں ہیں الحمد اللہ فقیر ہر دن آپ کے اعلحضرت کے اعلی علمی کارناموں کے پول کھولتا رہتا ہے آپ لوگ تو روزانہ ہمارے فورم پر آ کر دیکھتے بھی ہیں لیکن سوائے دل ہی دل میں گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں کر پاتے۔جہاں تک آپ کے اعلحضرت نے یہ کہا کہ کوئی سارا دن گالیاں۔۔الخ تو جناب اس کا جواب بھی میں ماقبل میں دے چکا ہوں۔۔لگتا ہے کہ جس طرح ملفوظات کے حصہ اول میں لکھا ہے کہ مولوی رضا خان صاحب کی ایک آنکھ میں پانی اتر آیا تھا جس کی وجہ سے انھیں نظر نہیں آتا آپ کی آنکھوں پر بھی قورمہ اور گیارہویں کے حلوے چڑھ گئے ہیں اس لئے آپ کو ہماری باتیں نظر نہیں آ رہی ہیں، اس خود ساختہ دلیل کا جواب ماقبل میں ہی دیا جا چکا ہے۔جہاں تک شفا شریف کی عبارت کا حوالہ ہے تو اس میں بھی شرمناک خیانت کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر کلمات کفر بولے پھر اسے پکڑا جائے اور قاضی کے سامنے یہ پیش کیا جائے اور پھر وہ یہ عذر کرے کہ میری زبان بہک گئی یہ تاویل کرے اس کی اس بات کو قبول نہیں کیا جائے گا۔۔اس کو تو ہم بھی کفر کہتے ہیں کہ کوئی شخص جان بوجھ کر کلمہ کفر بولے پھر قاضی کے سامنے عذر کرے کہ زبان بہک گئی تو قاضی اس کا قول قبول نہ کرے مگر اس عبارت کا اس واقعہ سے کیا تعلق ہے؟؟؟ جبکہ یہاں بات مسلوب الاختیار کی ہے، خاطی کی ہے۔۔وہ خود چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ خواب میں جو غلطی ہو گئی تھی اس کی وجہ سے بہت ڈر گیا تھا اور اسی غلطی کو درست کرنے کیلئے جیسے میں نے صحیح کلمہ کہنے کی کوشش کی تو زبان پہ لفظ آ گیا۔

فقیر نے ماقبل میں حدیث کے حوالے اور قرآن کی آیت سے یہ ثابت کیا کہ بھول جانے والے خاطی پر اور بے اختیار پر شریعت کے احکام جاری نہیں ہوتے اور تاضیخان کا حوالہ نقل کیا تھا جس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔۔اور خود مولوی احمد رضا خان کا فتوی نقل کیا گیا تھا مگر سیالوی صاحب ان سب کو سیون اپ کی بوتل سمجھ کر ہڑپ کر گئے اور صرف ایک حدیث کا جواب دیا کہ جس کی اونٹنی اور زاد راہ سفر میں گم ہو گیا کہ اور اس کیلئے بھی بڑی قلابازیاں کھائیں آخر کہا وہ شخص خوشی کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا اس لئے اسے پتہ نہ چلا۔۔لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان کلمات سے وہ کافر بھی ہوا یا نہیں۔۔؟؟؟بات تو اس کی ہو رہی ہے۔۔خود حضور اکرم ﷺ اس کا دفاع فرما رہے ہیں کہ اس بیچارے کے منہ سے یہ کلمات خوشی کی زیادتی کی وجہ سے نکل گئے وہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا اور یہی خاطی ہے اسی بناء پر تو فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک شخص کہنا کچھ اور چاہ رہا ہے مگر اس کی زبان سے نکل کچھ اور گیا جو کفر ہے تو اس پر کفر کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔جس کا جواب آپ نے نہیں دیا۔۔الحمد اللہ ہم یہ بات ثابت کر چکے ہیں علمائے احناف کے ہاں بلا قصد۔۔اور مجبوری اور مسلوب الحال پر حکم کفر نہیں اس کا جواب آپ کے ذمہ ہے۔جسے آپ گیارہویں شریف کا لذیذ حلوہ سمجھ کر ہڑپ کر گئے۔اس طرح کی خیانتیں کرنے اور عبارتوں میں قطع و برید کرتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آتی۔اور جہاں تک اس واقعہ کی تعبیر بتانا ہے تو وہ تعبیر خواب کی تھی اور میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ خواب بظاہر خوفناک ہوتا ہے مگر اس کی تعبیر انتہائی خوشگوار۔۔امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بطور مثال بیان کر چکا ہوں۔اور اس تعبیر کی وجہ بھی حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ بیان کر چکے ہیں جس کا کوئی جواب ہمیں نہیں ملا۔۔

شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم

باقی جہاں تک آپ نے یہ کہا کہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب علیہ الرحمۃ نے مولوی احمد رضا خان کے اس اعتراض کا جواب کیوں نہیں دیا تو جناب یہ کتاب لکھی ہی احمد رضا خان صاحب کے بے بنیاد الزامات اور فتووں کے جواب میں یہ بات آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ جواب نہیں دیا الحمد اللہ اس کا جواب فقیر نے اپنے مضمون میں بھی دیا اور امام اہلسنت ؒ نے بھی دیا یہ الگ بات ہے کہ امام اہلسنت ؒ نے مولوی احمد رضا خان کو اس لائق ہی نہیں سمجھا کہ ان کو مخاطب کر کے جواب دیا جائے کیا پدی کیا پدی کا شوربہ

چہ نسبت را خاک با عالم پاک

کجا عیسی کجا دجال ناپاک

اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ؒ کی بات تو بہت دور کی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی عام شریف آدمی بھی مولوی احمد رضا خان جیسے بدزبان، عبارات میں خیانت کرنے والے کو مخاطب نہیں کرے گا۔

﴿مولوی سیالوی صاحب بریلوی﴾: مولوی سرفراز خان صفدر نے ایک ہی عبارت نقل کی فتح القدیر کی اس میں خیانت کی اور پوری عبارت نقل نہیں کی۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: سیالوی صاحب معذرت کے ساتھ چونکہ علمائے حق کی عبارتوں میں خیانت کرنا آپ لوگوں کا شیوہ ہے اس لئے دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا مثل مشہور ہے کہ المرء یقیس علی نفسہ۔خود آپ نے کس طرح فتح القدیر کی عبارت نامکمل نقل کر کے خیانت کی ہے اس کی وضاحت تو میں آگے چل کر کروں گا۔حضرت امام اہلسنت نے اپنے اس موقف پر فقہ حنفی کی چھ (۶) کتابوں سے کل نو (۹) عبارات نقل کی تھیں ان سب کو تیجے کا قورمہ سمجھ کر ہڑپ کر کے بدترین خیانت کا مظاہرہ آپ نے کیا اور الزام امام اہلسنت پر۔شرم۔۔شرم۔اصل میں جب ان دلائل کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو ایک عبارت کو پکڑ کر کے اس کو بھی نامکمل نقل کر کے خیانت کا الزام لگا دیا۔

اصل میں امام ہسلنت ؒ یہاں دو باتیں ثابت کرنا چاہتے تھے ایک تو یہ کہ خطا کرنے والے پر کفر کا حکم نہیں لگے گا چنانچہ اس کیلئے پہلے انھوں نے خاطی کی تعریف فتاوی تاضیخان سے نقل کی اور اسی تاضیخان سے یہ بھی ثابت کیا کہ خاطی پر سب کے نزدیک حکم کفر نہیں لگے گا اور آگے کشف الاسرار کی عبارت نقل کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ:

فلا ان تکلم بکلمة الکفر فی حالة السکر لایحکم بالردة کما لا یحکم بها فی حالة الخطاء و الجنون فلا تبین منه امراته﴿کشف الاسرار شرح اصول فخر الاسلام بزدوی ص ۳۵۵ ج۴۔ مصر﴾	سو اس سے ثابت ہوا کہ نشہ کی حالت میں کلمہ کفر نکل جانے کی وجہ سے مرتد ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا جس طرح کے خطاء اور جنون کی حالت میں ایسا کلمہ نکل جانے کی وجہ سے ارتداد کا حکم نہیں لاگاے جاتا سو اس کی وجہ سے اس کی بیوی اس پر بائن نہ ہوگی۔

کہئے نام نہاد مناظر صاحب آپ نے تو کہا کہ کشف الاسرار کا حوالہ نقل کرنا بے سود ہے اس لئے کہ وہاں نشہ کی حالت کا ذکر ہے مگر یہاں تو کشف الاسرار کی عبارت میں صاف طور پر خطا کرنے والے کا بھی ذکر ہے کہ وہ بھی چونکہ اپنے قول کا معتقد نہیں ہوتا اس لئے اس پر بھی ارتداد کا حکم نہ ہوگا ۔۔دوسروں کو خیانت کا الزام دیتے ہوئے خود اس طرح دجل وفریب کرتے ہوئے آپ کو حیا نہیں آتی ۔فتح القدیر کی عبارت میں بھی کم وبیش بعینہ یہی مسئلہ ذکر ہوا ہے۔اس عبارت کے بعد حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب علامہ شامی کی کتاب فتاوی شامی سے ایک اور عبارت نقل کرتے ہیں کہ: من تکلم بھا مخطاء او مکرھا لا یکفر عند الکل جس شخص سے خطا کلمہ کفر سرزد ہوگیا یا کسی نے زبردستی اس سے کلمہ کفر کہلوایا تو سب کے نزدیک اس کی تکفیر نہیں کیا جائے گی۔(فقہاء احناف کے اجماع ہے کہ ایسے شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی مگر بریلوی کہتے ہیں نہیں کافر آپ خود ہی بریلوی اس بات کا تعین کردیں کہ ان کا شمار احناف میں ہے یا نہیں)۔اپنے اس قول کو مزید مضبوط کرنے کیلئے اسی قسم کا ایک حوالہ وہ شرح فقہ اکبر سے نقل کرتے ہیں ۔غرض ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ خطا کرنے والے پر فتوی نہیں لگے گا اور واقعہ مذکورہ میں شخص چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا ہے کہ میری زبان سے یہ کلمہ غلطی سے نقل کیا مجھے زبان پر اختیار نہ تھا ۔۔اس پر روتا ہے لہذا اس پر بھی ان اصول کے تحت فتوی کفر جاری نہ ہوگا۔ان تمام عبارات کو سیالوی صاحب بالکل ہضم کرگئے اور ان کا کوئی جواب نہیں دیا۔آگے امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اس کی وجہ لکھتے ہیں ہیں کہ ارتداد کیلئے قصدوارادہ کا ہونا ضروری ہے اور خاطی کا قصدوارادہ اس قول میں شامل نہیں ہوتا اسی لئے اس پر طلاق ،عتاق اور ارتداد کا حکم جاری نہیں ہوتا۔اسی بات کو ثابت کرنے کیلئے وہ فتاوی قاضیخان کے بعد ابن الہمامؒ کی فتح القدیر کی عبارت کو نقل کرتے ہیں الردة تنبیء عن تبدل الاعتقاد کہ ردت کا لفظ ہی اعتقاد کی تبدیلی کو بتلارہا ہے۔مولوی صاحب نے جو کہا کہ آگے کی عبارت نقل نہیں کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود قاعدہ کلیہ بیان کرنا ہے نہ کہ اس قاعدے پر منضبط ہونے والے احکام کو۔اس لئے کہ وہ ماقبل میں کشف الاسرار کے حوالے سے یہ کہہ چکے ہیں کہ خاطی اور صاحب سکر پر فتوی ارتداد جاری نہ ہوگا۔اور جو عبارت مولوی صاحب بتلارہے ہیں وہ تو صاحب فتح القدیر نے اس لئے نقل کی کہ صاحب ہدایہ نے متن کے اندر مثالیں بیان کی کہ چھوٹا بچہ جو عقل نہ رکھتا ہو اور مجنون اور نشے کی حالت والے پر ارتداد کا حکم جاری نہیں ہوگا اس عبارت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر نقل کرتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ارتداد کیلئے ایک قاعدہ کلیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کیلئے اعتقاد کا ہونا ضروری ہے اور نشہ والے ہوش میں نہیں ہوتا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ صاحب فتح القدیر عدم ارتداد کو سکران کی حالت میں منحصر فرمارہے ہیں اس لئے کہ دوسرے فقہاء نے صاف طور پر خاطی کو بھی اس میں شمار کیا چونکہ یہ ہدایہ کی شرح تھی اور متن میں یہ مثال مذکور تھی اس لئے صاحب فتح القدیر نے صرف اس کی وضاحت کردی اس لئے کہ وہ خود جلد نمبر ۳ ص ۱۴۱ میں فرماتے ہیں کہ رکنھا الاعتقاد یعنی ارتداد کا رکن اور بنیادی شرط ہی عقیدہ رکھنا ہے یہاں تو وہ صاحب سکر کا بھی ذکر نہیں کرتے اب اس قاعدے کے تحت تو صاحب سکر بھی کفر کا فتول لگے گا جو قاعدہ مولوی صاحب نے ذکر کیا۔مگر بات یہ ہے کہ اس کفر پر جب عقیدہ نہ ہوگا تو کفر کیسا اور خاطی بھی اسی اصول کے تحت کافر نہیں ٹھرے گا اس لئے کہ اس کا اس بات پر اعتقاد ہی نہیں ہوتا جیسا کہ اس واقعہ میں چیخ چیخ کر صاحب واقعہ کہہ رہے ہیں کہ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا میں تو محمد ﷺ کا نام مبارک ہی لینا چاہ رہا تھا مگر زبان پر آپ کا نام آگیا۔غرض مولوی صاحب فتح القدیر کی عبارت کو سمجھے ہی نہیں وہ مثال کی توضیح کو قاعدے ارتداد میں منحصر سمجھ بیٹھے اور پھر خیانت کا الزام بھی دیتے ہیں خود اب تک انھوں نے کس طرح کی خیانتیں کی اور آگے ان کی خیانتیں ثابت کی جائیں گے ذرا ان پر بھی توجہ فرمالیجئے گا۔

تجھے دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے

ذرا اپنے آنکھ کا شہتیر بھی دیکھ لے

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو سکران سے زیادہ مسلوب الاختیار اور خاطی اس کا مستحق ہے کہ اس پر ارتداد کا حکم نہ لگایا جائے کہ وہ اپنے اختیار کو ایک سبب خارجی کے ذریعہ سے خود باطل کرتا ہے تو وہ شخص کیوں نہ معذور ہو گا جس کے اختیار کو زوال اختیار میں بھی دخل نہ تھا اور خاطی کو بھی معذور سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ اگر اقوال کفر کا قصد نہیں کرتا تو اس سے بچنے کا اہتمام بھی نہیں کرتا تو صاحب واقعہ کو کیوں معذور نہ سمجھا جائے کہ جو اس قول کا نہ تو قصد کر رہا بلکہ اس سے بچنے کا ہر ممکن اہتمام بھی کر رہا ہے۔۔

انصاف۔۔۔انصاف۔۔۔۔۔۔انصاف۔

باقی جہاں تک بسط البنان کی عبارت کا تعلق ہے تو وہ حکم اس شخص کیلئے ہے جو جان بوجھ کر بطور استہزاء کہ ایسے کلمات کفر کہے پھر اگر چہ اس کا اعتقاد بھی نہ کرے تب بھی کافر ہو جائے گا اس لئے کہ اگر چہ اس نے عقیدہ تو نہیں رکھا مگر دین اسلام کی توہین تو کی ہے اور خود اس بات کی تصریح فقہاء نے کی ہے جیسا کہ فتاوی قاضیخان میں ہے کہ بخلاف الھازل لان الھازل یقول قصدا الا انه لا یرید حکمه (ج ۴ ص ۸۸۳) بخلاف دل لگی کرنے والا (کہ اس پر کفر کا فتوی لگایا جائے گا) کہتا تو اپنے قصد و اختیار سے ہے مگر اس کے حکم (یعنی عقیدے) کا ارادہ نہیں رکھتا۔واقعہ مذکورہ میں بحث خاطی، اور مسلوب الاختیار کے بارے میں ہے جس کی عدم تکفیر کی تصریح خود فقہاء نے کی ہے۔

جہاں تک حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی نقل کیا ہے تو جناب فتاوی رشیدیہ تین جلدوں میں ہے اور اس کے مختلف ابواب ہیں اور آپ نے صرف صفحہ نمبر دیا ہے اور باوجود تلاش کے مذکورہ مسئلہ فقیر کو نہ مل سکا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ یا تو اس حوالے کا مکمل سکین دیجئے یا جلد نمبر اور باب نمبر بتائے تا کہ اصل مسئلہ دیکھا جا سکے ویسے بھی اب تک آپ نے جتنی بھی عبارتیں نقل کی ہیں ان تمام کو نامکمل نقل کیا ہے اور آگے جو آپ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری علیہ الرحمۃ کی عبارت نقل کر رہے ہیں اس میں بھی آپ نے شرمناک خیانت کا مظاہرہ کیا ہے جیسا کہ ہم وضاحت کریں گے۔جہاں تک آپ نے یہ کہا کہ ہم شفاء شریف کو نہیں مانتے تو الحمد اللہ ہم نہ صرف شفاء شریف کو مانتے ہیں بلکہ اس کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو بھی احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہ ناپاک سوچ تو آپ لوگوں کی ہے کہ کبھی عمدۃ المفسرین حضرت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کے فتوے لگاتے ہو کہ وہ وہابی تھا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد تھا نعوذ باللہ کبھی کوئی دجال کہتا ہے کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ وہابی تھا اور معلوم نہ ہو سکا کہ اس کی موت ایمان پر ہوئی تھی یا بے ایمان مرا تھا العیاذ باللہ۔۔آپ کے مولوی شیرازی صاحب نے فقیر کے ساتھ علم غیب پر گفتگو کے دوران علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی لگایا کہ وہ بھی ابن تیمیہ کا شاگرد اور دجال تھا العیاذ باللہ۔۔

شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم

فارسی کا ایک شعر ہے کہ

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد

ملیش اندر طعنہ پاکاں زند

جب اللہ کسی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو وہ پاک لوگوں پر طعن شروع کر دیتے ہیں۔

اس لئے اس ذلالت سے اللہ کی پناہ مانگئے اور اپنی ان بے لگام زبانوں کو ذرا لگام دے کر بات کیا کریں۔

مولوی سیالوی صاحب بریلوی کا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے میں بدترین خیانت کا مظاہرہ

مولوی صاحب نے حضرت خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کے حوالے سے ایک عبارت نقل کی کہ:

خلیل احمد انبیٹھوی کا " اشرف علی رسول اللہ " والے کلمے سے اظہار بیزاری :

جب تھانوی صاحب کے مرید نے ان کا کلمہ پڑھا تو اس مرید کے بارے میں شرعی حکم کے لئے خلیل احمد انبیٹھوی صاحب سے رابطہ کیا گیا اوران سے پوچھا گیا کہ ایسے شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا!

البتہ بیداری کے بعد جو یہ کہتا ہے۔ ﴿ اللھم صل علی سیدنا و مولنا زید ﴾ (اشرف علی) یہ کلمہ کفر کا ایسی حالت میں کہتا ہے جو حالت معذوری نہیں لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں لیکن باعتبار ظاہر کے جب اس کے عذر میں بغور نظر کی جاتی ہے تو اس کا عذر ان اعذار شرعیہ میں سے معلوم نہیں ہوتا جن کو فقہاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عذر معتبر فرمایا ہے وہ جب یہ جانتا تھا کہ میں بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں صحیح تکلم نہیں کر سکتا تو ﴿ تکلم بکلمۃ الکفر ﴾ سے سکوت کرتا الخ الیٰ

قارئین کرام مولوی سیالوی صاحب نے اس عبارت کے اندر بدترین خیانت کا مظاہرہ کیا اور اسی دجل وفریب کا اظہار کیا جو ان کو ان کے مجدد صاحب سے ورثہ میں ملا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مسئلہ فتاوی مظاہر العلوم جلد اول میں ہے اور یہ مسئلہ صفحہ ۳۴۹ نے سے شروع ہوتا ہے اور صفحہ ۳۴۸ پر جا کر ختم ہوتا ہے۔مگر مولوی سیالوی صاحب اصل عبارت کو بالکل سیاق وسباق سے کاٹ کر پیش کرتے ہیں۔ حضرت خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ علیہ نے تو خود اسی جواب میں تصریح کردی کی فیما بین نحن فیہ میں مذکورہ واقعہ داخل نہیں ہے۔اس لئے اس پر تکفیر کا حکم نہیں لگایا جائے ہاں ایک شخص اس طرح کا کوئی کلمہ کفر کہتا رہے جان بوجھ کر اور پھر اسے کوئی پکڑ کر قاضی کے پاس لیکر جائے اور وہ یہ عذر کرے تو اس کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔مگر سیالوی صاحب نے کس طرح سیاق وسباق کو کاٹ کر اپنے مطلب کی عبارت پیش کی اگر بریلوی حضرات واقعی اپنے اس قول میں سچے ہیں کہ حضرت خلیل احمد سہارنپوریؒ اس مسئلہ میں بریلویوں کے ہمنوا ہیں تو وہ اس پورے فتوے کو نقل کریں تاکہ لوگ بھی آپ حضرات کی دیانت پر تھو تھو کریں۔۔پھر کمال کی بات یہ ہے کہ خود حضرت خلیل احمد سہارنپوریؒ نے آخر میں بالکل ایک فیصلہ کن بات نقل کی کہ بالفرض مخالفین کے تمام اعتراضات کو درست مان لیا جائے اور یہ کہہ دیا جائے کہ یہ کفر تھا مگر دوسری طرف ارتداد کیلئے علماء نے اس کی تصریح لکھی ہے کہ اس کفر پر دل کا راضی ہونا شرط ہے مگر یہاں یہ شرط نہیں پائی جارہی بلکہ چیخ چیخ کر وہ اس کلمے سے بیزاری کا اعلان کررہا ہے۔۔اب ایک طرف اس میں حکم کفر جمع ہوگیا اور دوسری طرف حکم اسلام تو اس صورت میں خود فقہاء نے تصریح کی ہے کہ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ:

وفی خلاصہ و غیرھا اذا کان اذا مسئلۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا لظن بالمسلم(فتاوی مظاہر العلوم جلد اول ۳۴۷ . ۳۴۸از علامہ خلیل احمد صاحبؒ) خلاصۃ وغیرہ میں ہے کہ اگر ایک مسئلہ میں ایسے بہت سی وجوہات ہوں جو کفر کو واجب کرتی ہے اور ایک وجہ اس کے مسلمان ہونے کو ظاہر کرے تو مفتی پر واجب ہے کہ وہ مسلمان کے ساتھ حسن ظن کرتے ہوئے تکفیر کے فتوے سے گریز کرے۔ اللہ اکبر قارئین کرام دیکھا یہ ہے علمائے احنافؒ اور حضرت خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کا فتوی مگر قربان جائے سیالوی صاحب کے دجل وفریب پر کہ وہ کس طرح حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ہمنوا سمجھ رہے ہیں۔

شرم۔۔۔شرم۔۔،۔۔شرم

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾: بعض دیوبندی یہ تاویل کرتے ہیں کہ کسی کی بات میں ننانوے وجہ کفر۔۔۔الخ

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: جناب سیالوی صاحب عرض ہے کہ آپ کی گفتگو ہمارے ساتھ ہے یا بعض دیوبندیوں کے ساتھ جناب کی خدمت میں عرض ہے کہ جو بعض دیوبندی یہ کہتے ہیں تو جواب بھی انہی کو دیں۔۔جب ہمارے دلائل کا کوئی جواب نہیں تو محض ادھر ادھر کی ہانک کر فضول میں دیوبندیوں کے وکیل بن کر صفحات کو سیاہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔لیکن چونکہ آپ نے اپنے وسعت مطالعہ دکھانے کے جوش میں اس بحث کو چھیڑ دیا تو لیجئے اس کا جواب ہم آپ کے مجدد صاحب مولوی احمد رضا خان کی عبارت ہی سے دے دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ:

ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے ﴿تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص ۵۴ ملکتبۃ المدینہ﴾

لیجئے آپ تو کہتے ہیں کہ اگر کسی میں کوئی ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کو مسلمان نہ کہو مگر آپ کے مجدد تو کہتے ہیں کہ ایک وجہ تو بہت دور کی بات ضعیف سے ضعیف احتمال بھی ہو تب بھی کفر کا فتوی نہیں لگائیں گے بتائے آپ سچے ہیں یا آپ کے اعلحضرت۔۔؟؟؟

اور اسی سے ماقبل کہتے ہیں کہ:

لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کلمہ کفر ہونا اور بات ہے اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہے ہم احتیاط برتیں گے ،سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے (ایضا)

یعنی ایک شخص کے کسی قول سے کفر لازم آرہا ہے مگر وہ اس کا منکر ہے تو ہم اس پر کفر کا فتوی نہیں لگائیں گے جب تک ضعیف سے ضعیف احتمال بھی اس کے مسلمان ہونے کا رہے گا ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے۔۔اور مذکورہ واقعہ میں تو شخص چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ میں نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا تھا اور میرا یہ کلمہ پڑھنے کا ارادہ نہیں تھا بیداری میں جب اس کو درست کرنے کیلئے پڑھا تو بے اختیار غلطی سے میری زبان پر کوئی اور کلمہ جاری ہو گیا واللہ میں اس پر اتنا پریشان ہوا کہ سارا دن روتا رہا۔۔۔اللہ اکبر اس شخص کے مسلمان ہونے کی اس سے بڑی گواہی آپ کے گھر سے اور کونسی ہوگی۔۔دیکھا یہ ہے حضرت تھانویؒ کی کرامت کہ اس شخص پر کفر کا فتوی نہ لگنے کی شہادت خود آپ کے اعلحضرت نے دے دی۔

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری۔

باقی جہاں تک ننانوے وجوہ کفر کی بات ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے قول میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک اسلام کا اور معلوم نہ ہو کہ اس کی مراد کونسی ہے تو فتوی اسلام ہی کا لگے گا یہی بات اسی تمہید ایمان میں آپ کے اعلحضرت نے فرمائی ہے پہلے ان پر فتوی لگائیں پھر بعض دیوبندیوں کو جواب دینا۔۔اور حضرت تھانویؒ کی مراد بھی یہی ہے کہ وہ اگر اس کا وہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو اور وہ خود ہی واضح کردے کہ میں اس قول کفر پر راضی ہوں تو اس کا یہ ایک ہی کفر کافی ہے۔۔۔اور یہ بات اس کو نہیں بچاسکتی کہ ننانوے احتمالات کفر کے ہوں ایک اسلام کا۔

امید کرتا ہوں کہ اس بحث کو چھیڑنے پر اس وقت دل ہی دل میں خود کو ملامت کررہے ہونگے لیکن ابھی تو آپ نے آگے اور بھی صدمے جھیلنے ہیں۔

ابتدائے عشق ہے پیارے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

خلاصہ بحث قارئین کرام یہاں تو تک تو ہمارے تحقیقی جواب پر جو نام نہاد مناظر بریلویت نے اعتراض کئے تھے ان کا مدلل اور تحقیقی جواب دیا گیا۔قارئین کرام ہمارا موقف تھا کہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے اس مرید نے خواب میں یہ کلمہ پڑھا اور خواب پر شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔۔جس کو فریق مخالف نے تسلیم کیا فالحمد للہ علی ذالک۔۔اس کے بعد جب وہ شخص اس پریشان کن خواب سے بیدار ہوا تو اس پر گھبراہٹ طاری تھی کہ یہ میں نے کیا پڑھ دیا وہ خود بھی اس کو غلط سمجھ رہا تھا اور اسی خوف سے کہ کہیں اس کلمہ پر موت نہ آجائے کلمہ کو درست طریقے سے پڑھنے کی وجہ سے بیداری میں درود پڑھتا ہے لیکن غلطی خطا اور زبان کی بے اختیاری کی وجہ سے غلطی سے محمد عربی ﷺ فداہ امی وابی کے نام مبارک کی جگہ حضرت حکیم الامتؒ کا نام نکل جاتا ہے اور وہ خود بھی کہتا ہے کہ یہ غلطی ہوگئی اس پر روتا ہے اس کی اس غلطی پر ہم نے نہ صرف قرآن ،حدیث فقہاء امتؒ اور قیاس چاروں اصول سے دلائل دئے بلکہ خود مولوی احمد رضا خان صاحب کے حوالے بھی دئے کہ ایسے شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور ایسے شخص پر شرعی احکام مرتب نہیں ہوں گے اور اگر اسحالت میں کوئی کلمہ کفر نکل جائے تو اس کی تکفیر نہیں کیجائے گی۔۔سیالوی صاحب نے اس میں سے کسی کا کوئی جواب نہیں دیا اکثر حوالے ہضم کر گئے انھوں نے جتنے بھی حوالے دئے وہ اس شخص کے متعلق تھے کہ کوئی جان بوجھ کر کلمہ کفر بولے پھر قاضی کے سامنے عذر کرے کہ غلطی ہوگئی تو اس کی اس غلطی کو تسلیم نہیں کیا جائے جس کے ہم بھی قائل ہیں۔۔اس بات پر تو سرے سے بحث ہی نہیں بحث تو خاطی اور مسلوب الاختیار کی ہورہی ہے۔۔پھر جہاں تک خواب کی تعبیر پر اعتراض کرنا تھا تو الحمد للہ وہ بھی ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں کہ خواب کبھی پریشان کن اور خطرناک ہوتا ہے لیکن تعبیر انتہائی خوشگوار ہوتی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خواب اور اس کی تعبیر اس کی سب سے بڑی مثال تھی۔۔جس کا ہمیں کوئی جواب نہیں ملا۔۔پھر ذہن میں یہ بات آسکتی تھی کہ آخر اس خواب کی یہی تعبیر کیوں۔۔تو الحمد للہ اس کا جواب بھی ہم نے خود حضرت حکیم الامتؒ کے حوالے سے دیا جس کا کوئی جواب نہیں ملا۔۔پھر آخر میں ہم نے خود حضرت حکیم الامتؒ کی فیصلہ کن عبارت نقل کی کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے اس تعبیر پر کوئی اصرار نہیں ،ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہو۔۔غور کریں جب خود حکیم الامتؒ نے یہ بات کردی۔۔اس کے بعد بھی یہ کہنا کہ اپنا کلمہ پڑھوادیا۔۔کافر ہے کافر ہے۔۔صریح ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔۔انصاف۔۔انصاف۔۔انصاف۔۔الحساب یوم الحساب۔

ہمارے الزامی جواب پر سیالوی صاحب کی گوہر افشانیاں اور اس کا جواب

قارئین کرام ہم نے اپنے مضمون میں اتمام حجت کیلئے یہ کہا تھا کہ اگر واقعی بریلوی حضرات کے اندر انصاف کا مادہ ہے اور ان کا یہی وطیرہ ہے،اور وہ حضرت تھانویؒ کی تکفیر کسی ذاتی ضد اور عناد کے بناء پر نہیں کررہے کہ اور ان کا یہی وطیرہ ہے کہ وہ ایک خاطی اور مسلوب الاختیار شخص کے قول پر فتوے لگا رہے ہیں تو ان نام نہاد مفتیوں کا ان اولیاء اللہؒ پر کیا فتوی ہے جو جان بوجھ کر حالت بیداری میں مریدوں سے پہلے اپنے نام کا کلمہ پڑھواتے ہیں پھر ان کو بیعت کرتے ہیں۔اب ناظرین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ عالم بیداری میں اور ہوش وحواس کی حالت میں کوئی بزرگ اپنا کلمہ اپنی زبان سے خود پڑھیں اور مرید سے خود پڑھوائیں تو ان کے خلاف کوئی بھی آواز سنائی نہ دے اور مسند جہالت پر بیٹھ کر فتوے دینے والوں کی زبانیں ایسی گنگ ہوجائیں تو گنگ ہونا اس وجہ سے ہوگا کہ ان کے بے لگام منہ میں "مرغ مسلم" ہوتا ہوگا۔مگر حضرت تھانویؒ پر الزام لگانے کیلئے ان کے چھوٹے حضرت اور بڑے حضرت سب ہی حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگیں اور کفر کے فتوے لکھ لکھ کر اپنی دواتیں خالی کردیں اور قلمیں توڑ دیں کوئی تو بتائے یہی یہ کونسا انصاف ہے۔۔؟؟؟

مولوی سیالوی صاحب کی منافقت اور دوغلی پالیسی

مولوی سیالوی صاحب کیا بات ہے کہ حضرت تھانویؒ پر تو کفر کے فتوے لگانے کیلئے آپ نے عبارات میں قطع وبرید کرنے سے بھی نہ شرمائے اور جن بزرگان دین کی کتابوں کے حوالے جو حضرت نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت بختیار کاکیؒ جیسے اکابرین پر مشتمل تھے ان کے ان ملفوظات کو لکھنے والے اور

جمع کرنے والے مریدین تھے۔۔آخر آپ نے ان اولیاء کے ساتھ کتنی بڑی دشمنی کی آپ کے اس اصول سے معاذ اللہ کیا یہ اکابر کافر نہیں ٹھرتے ۔۔؟؟؟اب آپ کی زبان پر تالا کیوں ہے۔۔؟؟؟ کیوں ان پر فتوے نہیں لگاتے۔۔؟؟؟پھر آپ کے اکابرین میں سے ہم نے خواجہ غلام فرید چشتی کی کتاب کا حوالہ دیا۔۔کیوں گم سم کھڑے ہیں۔۔؟؟؟اور پھر سجادہ نشین پیر بل شریف محمد عمر صاحب نے تو حد کردی کہ مرید سے انگریز رسول اللہ کا کلمہ پڑھوادیا۔۔لندن کو کعبہ بنادیا معاذ اللہ۔۔آخر کیا بات ہے کہ آپ کی زبان پر ایک لفظ بھی مذمتی جاری نہ ہوا۔۔؟؟؟کیا یہ سارے فتوے اور دلائل صرف مظلوم حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ہیں۔۔؟؟؟؟آخر ہماری اس گفتگو کو وہ لوگ بھی پڑھ رہے ہونگے جو بریلوی یا دیوبندی نہیں۔۔وہ آپ اس کی منافقانہ روش کے بارے میں کیا سوچ رہے ہونگے۔۔؟؟؟آخر کچھ تو بولئے۔۔؟؟؟قارئین کرام الحمد اللہ ہم یہی ثابت کرنا چاہتے تھے کہ رضا خانیوں کے مظلوم حکیم الامتؒ پر فتوے کسی علمی اختلاف یا حضور ﷺ کی محبت اور اصول کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس ضد ہٹ دھرمی کی بنیاد پر ہے جو ان کو ان کے بڑے حضرت سے ورثہ میں ملا۔۔اگر یہ ان بزرگان دین پر فتوے نہ لگائیں تو ان کی پیٹ کی آگ کون بجھائے گا۔۔؟؟ورنہ اگر ان کے یہ فتوے کسی اصول کی بنیاد پر ہوتے،اور یہ واقعی کوئی جرم ہوتا تو ضرور یہ ان افراد اور ہستیوں پر بھی فتوے لگاتے جو حضرت تھانویؒ سے بھی بڑے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔۔لیکن ظاہر ہے ان پر فتوے لگانے سے ان کو مرغ مسلم تو ملنے والا نہیں ان کی پیٹ کی آگ تو تب بجھے گی جب یہ اکابر دیوبند پر بکواس کریں گے۔۔مولوی سیالوی صاحب نے ہمارے تمام حوالوں کو چھوڑ کر صرف فوائد الفواد کا جواب دیا۔۔لیکن سوال یہ ہے کہ جو تاویلات سیالوی صاحب نے اس کے جواب دینے میں کی ہیں وہی سب باتیں ان کو اس وقت یاد کیوں نہیں آتی کہ جب یہ لوگ حضرت مظلوم حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر فتوے لگاتے ہیں۔۔؟؟؟

وہ دنیا تھی جہاں تم بند کرتے تھے زباں میری

یہ محشر ہے یہاں سننا پڑے گی داستاں میری

مولوی سیالوی صاحب نے اس کتاب میں دو قسم کی تاویلات کی ہیں دونوں ہی ملاحظہ فرمالیں۔

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾: بھائی ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ غلطی سے اس میں چھپ گیا ہو کسی سے سہو ہو گیا ہو۔(محصلہ)

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: جناب ہو سکنے کو تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کے بارے بجے سورج نکل آئے۔۔ہو سکنے کو تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ نے یہ جواب نہ لکھا ہو بلکہ کسی نے جھوٹ آپ کی طرف منسوب کردیا ہو۔۔ہو سکنے کو تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے اعلحضرت یا اکابرین مسلمان ہی نہ تھے۔۔ایسے ہی کسی سے سہو ہو گیا نسیان ہو گیا اور ان کو مسلمان مشہور کردیا۔۔مگر سوال یہ ہے کہ اس ہو سکنے پر کوئی دلیل بھی ہے۔۔؟؟آپ نے اس پر کوئی دلیل نہیں دی اور احادیث کی ضعیف روایات پر جو قیاس کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں خارج میں قرائن موجود ہیں دوسری احادیث صحیحہ پھر فن رجال کی کتابیں اس بات کو ثابت کرنے کیلئے پھر تاریخ کے شواہد موجود ہیں کہ کونسی حدیث ضعیف ہے کونسی صحیح۔۔کونسا واقعہ غلط ہے کونسا ٹھیک۔۔لیکن یہاں تو خارج میں اس کے خلاف واقعات موجود ہیں۔۔مثلاً ہم نے فوائد السالکین کا حوالہ دیا۔۔اس میں بھی یہی واقعہ موجود ہے۔۔ہم نے فوائد فریدیہ کا حوالہ دیا۔۔اس میں بھی یہی واقعہ موجود ہے۔۔جو اس بات کی تائید کرتا ہے کہ یہ واقعات غلط نہیں۔۔حدیث ضعیف بھی اگر مختلف طرق سے مروی ہو تو وہ بھی قابل احتجاج ہو جاتی ہے تو یہ کیوں نہیں۔۔؟؟پھر اگر یہ واقعہ غلط ہوتا تو اس سے پہلے آپ لوگوں کی تردید کا خیال کیوں نہ آیا۔۔؟؟یہ اصول آج ہی آپ کو کیوں یاد آگئے ۔۔؟؟کیا امت میں آپ کے سوا بھی کسی نے کہا ہے کہ یہ ملفوظ غلط منسوب ہو گیا ہے۔۔؟؟پھر آپ نے اس کتاب میں تو اتنے ضعیف احتمال کو بھی نکال لیا ۔۔لیکن دوسری طرف خود حضرت حکیم الامتؒ کے واقعہ میں جو اتنے قوی احتمالات ہیں ان کو تسلیم کیوں نہیں کرتے۔۔؟؟اگر ایسی ہی بات ہے تو آپ اپنے اعلحضرت کے ملفوظات پر ہونے والے اعتراضات کا کیوں دفاع کرتے ہیں۔۔؟؟؟وہاں بھی کہہ دیا کریں کہ بھائی یہ ملفوظ ہمارے مولوی مصطفیٰ رضا خان نے غلطی سے نقل کردیا ہے اس لئے قابل احتجاج نہیں۔۔اور اگر کل کو کوئی منکر حدیث آپ کے اس اصول کو لیکر یہ کہے کہ بھائی احادیث کی کتابوں میں سے

کوئی بھی حدیث سرکار دو عالم ﷺ نے نہیں لکھی یہ تو ناقلین نے نقل کی ہیں اور نقل میں سہو بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ موضوع اور ضعیف احادیث اس پر دال ہیں اس لئے معاذ اللہ احادیث قابل احتجاج نہیں ہے۔۔کوئی شیعہ کل کو کہہ دے کہ قرآن میں ناسخ ومنسوخ ہیں۔۔لہٰذا قرآن صحیح حالت میں نہیں ہمیں معلوم نہیں کہ کونسی آیت اپنے اصل پر ہے کونسی منسوخ ہو چکی ہے۔۔معاذ اللہ۔۔سیالوی صاحب کچھ تو خدا کا خوف کریں۔۔اکابرین دیوبند کی دشمنی میں آپ اسلام پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں۔آپ کو اس کا کچھ احساس بھی ہے یا نہیں۔۔؟؟؟بات یہ ہے کہ اس واقعہ کے غلط ہونے پر یہ خلاف واقعہ ہونے پر کسی غیر جانبدار آدمی کا قول پیش کریں۔۔آپ کے اجتہاد بریلویوں کو تو مطمئن کر سکتے ہیں ہمیں نہیں۔۔لیجئے اس کتاب اور اس واقعہ کا مستند ہونا خود ہم آپ کے بزرگان سے ثابت کر دیتے ہیں۔۔ملاحظہ ہو:

خواجہ غلام فرید چشتی بریلوی کا فوائد الفواد کے متعلق فتویٰ

فوائد الفواد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جو امیر حسن علی سنجری جو حضرت شیخ کے مرید تھے اور امیر خسرو کے گہرے دوست تھے نے جمع کیا ہے۔حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے اشارات فریدی میں فرمایا ہے کہ فوائد الفواد اور سیر الاولیاء صرف دو ایسی کتابیں ہیں جو مشائخ چشتیہ کے حالات پر مستند مانی جاتی ہیں کیونکہ یہ دونوں کتابیں حضرت سلطان المشائخ کے وقت میں ان کے اصحاب نے ان کے سامنے لکھی تھیں،باقی تذکروں میں یہ خصوصیت نہیں۔ ﴿مقابیس المجالس ص ۱۷۳﴾

بتائے آپ کو سچا مانیں یا آپ کے پیرومرشد خواجہ غلام فرید چشتی صاحب کو۔۔۔؟؟بریلوی حضرات خود ہی فیصلہ کر دیں کہ ان میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔اگر ہم کچھ کہیں گے تو آپ ناراض ہو جائیں گے۔

﴿مولوی سیالوی صاحب﴾: بھائی یہ شطحیات میں سے ہیں اور ان پر فتویٰ نہیں۔

﴿خاتم النبیین ﷺ کا غلام﴾: یہ بات تو آپ نے درست بیان فرمائی کہ صوفیاء سے بعض اوقات غلبہ حال اور سکر کی وجہ سے کچھ کلمات ایسے صادر ہو جاتے ہیں جو بظاہر کلمات کفریہ ہوتے ہیں اور ان پر فتویٰ بھی نہیں دیا جاتا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا شطحیات سے کفر۔اسلام ہو جاتا ہے۔۔؟؟؟کفر تو کفر ہی رہتا ہے۔۔اور پھر جن اولیاء سے یہ شطحیات سرزد ہوئی ہیں بعد میں انھوں نے خود اس کی تردید کی ہے کہ تم لوگ ہرگز اس میں ہماری تائید نہ کرنا بلکہ اگر دوبارہ کہوں تو قتل کر دینا۔۔لیکن اس واقعہ میں سرے سے غلبہ حال اور سکر کا دور دور تک نام ونشان ہی نہیں اس لئے کہ یہ ان کی ایک عام مجلس تھی جس میں وہ گفتگو کر رہے تھے۔۔اور اسی دوران۔۔ایک آدمی مرید بننے کیلئے آیا۔۔اور انھوں نے بطور امتحان ان سے کلمہ پڑھوایا۔۔بتائے۔۔غلبہ حال میں تو صوفی کو اپنے دائیں بائیں کا پتہ نہیں ہوتا۔۔یہ مجلس پھر بیعت کرنا۔۔پھر خود کہنا کہ بطور امتحان کے پڑھوایا تھا۔۔یہ سب کیا ہے۔۔؟؟؟پھر جن اولیاء سے شطحیات منقول ہیں خود علمائے نے بھی اس کی تصریح فرما دی۔۔مگر آپ سے پہلے بھی کیا کسی نے اس کو شطحیات میں شمار کیا ہے۔۔آپ برائے مہربانی ذاتی اجتہاد سے کام نہ لیں اس لئے کہ اجتہاد میں کسی مجتہد کا مانتا ہوں ایرے غیرے نتھو خیرے کا نہیں۔

پھر آپ ہی کے اکابر ''غلام حیدر علی شاہ صاحب جلالپوری کے ملفوظات جو ذکر حبیب کے نام سے القمر بک کارپوریشن گنج بخش روڈ سے شائع ہوئے ہیں اس میں یہ تحریر ہے کہ حضرت شبلیؒ کے پاس جو بھی آتا پہلے اس کو کلمہ شبلی پڑھواتے اگر پڑھتا تو بیعت کرتے ورنہ نہیں اب بتائے۔۔آپ تو کہتے ہیں کہ یہ شطحیات تھیں جبکہ آپ کے بڑے فرماتے ہیں کہ یہ ان کی عادت تھی ان کا طریقہ تھا۔کتاب کا سکین آخر میں دے رہا ہوں۔

﴿نوٹ﴾: قارئین کرام یہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ معاذ اللہ ہم ان اولیاء کی تکفیر ہرگز نہیں کر رہے ہیں۔۔بلکہ مقصود تو یہ دکھانا ہے کہ بریلوی حضرات کے ان جابلانہ فتووں کی زد میں یہ اکابر بھی آ رہے ہیں۔۔ان فتووں کا نشانہ صرف ہم ہی نہیں یہ مقدس ہستیاں بھی ہیں۔۔آخر رضاخانی کب اولیاء کی دشمنی سے باز آئیں گے۔

مولوی سیالوی صاحب کی مجاہد اسلام حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں بدترین خیانت

مولوی صاحب نے اپنے پیٹ کا مروڑ کم کرنے کیلئے اور عوام کو علمائے دیوبند سے متنفر کرنے کیلئے یہ جھوٹ بھی بولا کہ علمائے دیوبند اولیاء کو نہیں مانتے اور ان کے نزدیک پیری مریدی کرنا عیسائی اور یہودیوں کی طرح ہونا ہے۔۔معاذ اللہ اس جھوٹ پر اور الزام پر تو ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں:

لعنة الله علی الکاذبین۔

اگر جھوٹ بولنے پر کسی کا منہ کالا ہوتا تو یقیناً اس وقت آپ کا منہ توے سے بھی زیادہ کالا ہوتا۔ البتہ آپ نے جو حضرت شہیدؒ کی عبارت میں بدترین خیانت کا مظاہرہ کیا ہے اس کا جواب ہم ضرور دیں گے۔۔تاکہ لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ اس جبہ و دستار کے اندر کیسے کیسے فریبی اور مکار لوگ چھپے بیٹھے ہیں۔سیالوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

> چشتی، نقشبندی قادری سہروردی ہونا یہود و نصاری کے فرقوں کی طرح ہے تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان میں ان کے پیشوا اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:
>
> ''تم اپنے دین میں نئی نئی رسمیں اور نئے نئے طریقے اور عقیدے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی بنے کوئی خارجی ہووے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور قدری پھر ان میں کوئی چار ابرو کا جیسا کرکے پیری جتائے پھر ان میں کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے یہود و نصاری کی طرح فرقے مت ہو جاؤ''
>
> (تذکیر الاخوان صفحہ نمبر ۷۹)
>
> امام الوھابیہ نے اس عبارت میں صاف طور پر چشتی قادری وغیرہ بننے کو عیسائی یہودی فرقوں کی طرح قرار دے دیا اس کی اس صراحت کے بعد اشرف علی کے چشتی اور صوفی بننے کی کیا حیثیت رہ گئی اور اس کو صوفیوں کی طرح

قارئین کرام سیالوی صاحب نے حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کو سیاق و سباق سے کاٹ کر پھر ان پر اعتراض کر کے اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملے ہوئے چسکہ کو پورا کیا ہے۔ورنہ ان عبارات سے جو مفہوم سیالوی صاحب اخذ کر رہے ہیں وہ ہرگز نہیں بنتا اس لئے ہم شاہ صاحبؒ کی دونوں عبارتوں کو ذکر کرتے ہیں جن میں انھوں نے تصوف کے سلسلوں قادری و چشتی پر اعتراض نہیں کیا بلکہ ان سلسلوں سے اپنی وابستگی جتا کر بدعات کو چمکانے والوں پر طعن کیا ہے۔حضرت شاہ صاحبؒ قرآن کریم کی آیت مبارکہ ولا تکونوا کالذین تفرقوا سے شروع کر کے مکمل دو آیات کو ترجمہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

فائدہ: یعنی اگلی امتوں کو صاف حکم بھیج چکے تھے پھر وہ آپس میں اختلاف کر کے بہت فرقے ہو گئے چنانچہ یہود اور نصاری بہتر فرقے ہو گئے کہ ان کو عذاب ہونا ہے پس تم ان کی طرح مت بنو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔تم کو قرآن حدیث میں صاف صاف حکم آ چکے ہیں تم نے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا دے کر فقیری جتاوے پھر ان میں کوئی قادری نقشبندی کوئی چشتی بنے۔۔حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو۔ (تذکیر الاخوان ص ۹۶۔طبع اسلامی کتب خانہ لاہور)۔

پھر اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت شاہ شہیدؒ نے ہر فرقہ کی تفصیل بتائی اور اسی ضمن میں لکھا اور ایک فرقہ نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اختیار کر کے شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم توشے اور طرح طرح کے نئے نئے ورد اور وظیفہ اور فال نامے اور گنڈے تعویذ اور

اتارے اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبے اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپ کو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھرالیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر یا چار ابرو کا صفایا دے کر اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھر کر اور رسیلیاں گلے میں ڈال کر مداریہ یا جلالیہ مشہور ہوا۔ (تذکیر الاخوان ص ۹۸)۔

قارئین کرام یہ ہیں وہ عبارات جن سے ادھوری عبارتیں نقل کر کے سیالوی صاحب نے اعتراض کیا ہے حالانکہ ان عبارات سے صاف واضح ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے چشتی قادری سلسلوں پر اعتراض نہیں کیا بلکہ بدعتی طبقہ میں سے خود کو ان نسبتوں سے وابستگی ظاہر کرنے والوں پر طعن کیا ہے جیسا کہ ہمارے ہاں مولوی الیاس قادری صاحب کی جماعت خود کو قادری سلسلے کی طرف منسوب کر کے دن رات مریدوں کو یہ درس دے رہے ہیں کہ کوئی غم نہیں جو چاہو کرو حضرت شیخ المشائخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے وعدہ کیا ہے کہ میرا کوئی مرید جہنم میں نہیں جائے گا۔۔ اور دن رات بدعات وخرافات کو فروغ دیکر اپنے پیٹوں کا ایندھن بھر رہے ہیں۔۔ بلکہ اب تو مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ کراچی کے دعوت (غیر) اسلامی کے مرکز میں چاشت اور اشراق کی نماز جماعت کے ساتھ پابندی سے پڑھائی جاتی ہے حالانکہ فقہاء احناف کا اس بات پر اجماع ہے کہ نفل نماز کی جماعت اگر اہتمام کے ساتھ پڑھائی جائے تو وہ مکروہ تحریمی اور بدعت ہے۔ پس حضرت شاہ صاحب اسی قسم کی بدعت پسند پارٹی کی طرف ان عبارات میں اشارہ فرما رہے ہیں اور ان کی تردید کر رہے ہیں۔ تصوف کے ان سلسلوں پر وہ کیسے طعن کر سکتے ہیں جبکہ وہ خود حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت بھی تھے اور تصوف پر ان کی مستقل کتاب "حقیقت تصوف" کے نام سے مشہور ہے جس میں انھوں نے تصوف کی صحیح اصول بیان کرنے کے ساتھ بعض جلیل القدر اولیاء کرام کی تعریف بھی کی۔

پس مولوی سیالوی صاحب چہرے پر سنت رسول ﷺ سجا کر اور صوفیوں کی طرح صورت بنا کر جبہ و دستار کی آڑ لیکر اس طرح لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے آپ کو حیا نہیں آتی۔۔۔؟؟؟ آپ ہی جیسے علماء سوء کی وجہ سے علمائے الحق بھی بدنام ہو رہے ہیں۔ اور میں ساتھ میں یہ بھی پیشنگوئی کردوں کہ سیالوی صاحب کو کبھی حیا نہیں آئے گی اور ساری زندگی وہ اس عبارت کو کبھی بھی مکمل نقل نہیں کریں گے اور جب بھی موقعہ ملا یہی اعتراض کر کے اسی طرح عوام کے سامنے جھوٹ بولتے رہیں گے۔ سچ کہا

بے حیا باش ہر چہ خواہی کنند

امام اہلسنت پر الزام یا مولوی سیالوی صاحب کا دجل وفریب

مولوی سیالوی صاحب نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے مولوی سرفراز خان صفدر کہتے ہیں کہ چشتی رسول اللہ کلمہ کفر ہے اور یہ بزرگان کافر ہوئے۔۔

نوٹ: سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ چشتی رسول اللہ کلمہ کفریہ ہے۔ اور تھانوی صاحب فرماتے ہیں کلمہ کفریہ نہیں ہے۔ اب ان دونوں میں سے سچا کون ہے جھوٹا کون ہے اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ (السنته الحلیه فی الجشتیه العلیه صفحہ نمبر ۱۱ مطبوعہ تالیفات اشرفیہ پاکستان)

مگر حضرت علامہ سرفراز خان صفدر صاحب نے کہیں بھی اپنی اس کتاب میں ایسا کوئی کلمہ نہیں کہا۔۔ مولوی سیالوی صاحب آپ کو شرم آنی چاہیے دوسروں پر اس طرح الزام تراشی کرتے ہوئے وہ بھی دن دہاڑے آخر آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ کل کو ان کتابوں کو کوئی پڑھ بھی سکتا ہے اور میرا یہ جھوٹ لوگوں کے سامنے آسکتا ہے۔۔ لیکن بات یہ ہے کہ جھوٹ، دھوکہ دہی، مکروفریب۔۔ اور علمائے حق کی صحیح عبارتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا ہی تو بریلویت کے وہ اصول ہیں جو ان کے ان کے مجدد مولوی احمد رضا خان صاحب سے وراثت میں ملے ہیں۔۔ بہتر ہے کہ میں امام اہلسنت کی وہ عبارت بعینہ یہاں نقل کردوں اور قارئین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا امام اہلسنت نے کہیں بھی ایسی بات کہی ہے۔۔ بلکہ وہ تو رضا خانیوں کی ہٹ دھرمی کا رونا رو رہے

خواجہ غلام فرید چشتی کے ملفوظات ''اشارات فریدی'' المعروف مقابیس المجالس میں دو (۲) جگہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ''رحمۃ اللہ علیہ۔ؒ'' کا لفظ استعمال کرنا

قارئین کرام اب ذرا ایک اور کرامت بھی ملاحظہ فرمالیں الحمدللہ ہم ماقبل میں یہ بات بھی ثابت کر چکے ہیں کہ ''مقابیس المجالس'' خواجہ غلام چشتی کے ملفوظات کا مستند مجموعہ ہے اسی ملفوظات میں حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دوجگہ ''ؒ'' یعنی اللہ کی رحمت ہو کا لفظ ان کیلئے استعمال کیا گیا ہے اب سیالوی صاحب بتائیں کہ وہ ماقبل میں یہ لکھ چکے ہیں کہ کافر کیلئے مغفرت کا عقیدہ رکھنے والا بھی کافر ہے تو ان کا اپنے خواجہ صاحب اور ان کے ملفوظات پڑھنے والوں پر ان صاحبان کو اپنے اکابر تسلیم کرنے والوں پر کیا فتوی ہے۔

الجھا ہے پاوں یار کا زلف دراز میں۔

﴿نوٹ: امام اہلسنتؒ ہمارے لئے قابل قدر اور لائق احترام ہستی ہیں مگر سیالوی صاحب نے اپنے مضمون میں ہر جگہ ان کو سرفراز کہہ کر مخاطب کیا ہے جو ان کی گھٹیا تعلیم وتربیت اور ایدھی ہوم سروس کی پرورش کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے ہر جگہ ان کیلئے مولوی اور صاحب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ لیکن ہم بریلوی حضرات کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ بات عزت کرواور عزت کراؤ کے اصول پر ہوگی جس طرح بریلوی حضرات ہمارے اکابرین کو مخاطب کریں گے ہم بھی اس کا جواب ایسی طرح دینے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ اور آئیندہ میں صرف اسی صورت میں جواب دوں گا جب بریلوی میرے دونوں آرٹیکلز کا جواب دے دیں۔ ان کی عادت ہے کہ جب کوئی جواب نہیں ہوتا تو فرار کا راستہ اختیار کرنے کیلئے اپنے مولویوں کی کتابوں سے پورے پورے آرٹیکلز اور باب چھاپنا شروع کردیتے ہیں۔ ایسی کوئی بھی حرکت ان کی شرمناک شکست کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔ جواب جلدی میں لکھا گیا ہے اور نظر ثانی نہیں کی گئی اس لئے کتابت کی غلطیوں پر معذرت خواہ ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکپائے علمائے اہلسنت والجماعت حنفی دیوبند

ہیں کہ تمہاری اس کفر کی مشین گن کی زد میں صرف حضرت تھانوی نہیں آرہے ہیں بلکہ یہ اکابر اولیا تو بجائے اولی اس کا نشانہ بن رہے ہیں آخر کچھ تو خدا کا خوف کرلو ملاحظہ ہو:

کر سکتی دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں شبلی بھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ جنود تعالی

تبع سنت ہے لفظ تبع سنت لکھ کر یہ بتلا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے صرف غلامی کی نسبت ہے اور آپ کی سنت پر چلنا اپنے لئے باعث نجات سمجھتا ہوں یہاں معاذ اللہ تعالیٰ نبوت اور رسالت کے دعویٰ کا کیا سوال ؟ اگر بریلوی حضرات کے استدلال کا یہی نہج ہے تو ہم ان کے مشکور ہوں گے کہ وہ ذیل کے واقعات میں بھی ایسا ہی تکفیری فتویٰ نافذ کر کے اس کی اسی طرح تبلیغ واشاعت کریں جس طرح کہ وہ حضرت تھانویؒ اور دیگر اکابر علمائے دیوبند کے خلاف کرتے ہیں ۔ اور اگر نہیں کرتے تو بیّن طور پر وجہ فرق بیان کریں ۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت شبلی علیہ الرحمۃ اور ان کے عقیدت مند مرید اور حضرت خواجہ نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے بلا انکار وتردید یہ واقعہ نقل فرمایا اور ان کے ملفوظات کے جمع کرنے والے حضرت امیر حسن علاء سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے بلا نکیر یہ واقعہ ملفوظات میں درج کیا ، کیا یہ سب کے سب حضرات کافر ہیں ؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ ، اگر یہ کافر ہیں تو بریلوی حضرات نے ان کے کفر کی اشاعت کب کی ، کس کتاب میں کی ؟ اور اگر نہیں کی تو کیوں نہیں کی ؟ اور ان کے خلاف یہ تکفیری محاذ کیوں قائم نہیں کیا ؟ آخر اس کی کیا وجہ ہے ؟ اور اگر یہ سبھی حضرات مسلمان ہیں تو وہ کس تاویل اور کس توجیہ سے مسلمان ہیں ؟ کیا یہ کلمہ کفر نہیں ہے ؟ آخر خدارا کچھ تو فرمائیں ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

اور عجیب تر بات یہ ہے کہ ان حضرات نے عین بیداری میں محض امتحان لینے کی خاطر یہ ساری کاروائی اپنے قصد واختیار سے کی ہے اور بایں ہمہ وہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ، اپنے اور اپنے سے بعد آنے والے دور میں وہ جلیل القدر اولیائے کرامؒ میں سمجھے جاتے ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ بریلوی حضرات کو صحیح سمجھ عطا فرمائے کہ وہ ہر چیز کو حقیقت کی نگاہ سے دیکھ سکیں ، اور ان کو تعصب وعناد اور ہٹ دھرمی سے بچائے تاکہ وہ محض دنیائے دنی کے دھندوں میں الجھ کر اپنی آخرت ہی برباد نہ کر بیٹھیں ۔

اللہ تبارک وتعالےٰ تمام مسلمانوں کو توحید وسنت کا گرویدہ اور اہل توحید

بریلویوں کا اپنے پیر خواجہ غلام فرید چشتی پر کفر کا فتوی۔۔یا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ جاوید کرامت

قارئین کرام بریلویوں نے خواجہ غلام فرید کی کتاب فوائد فریدیہ کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس میں جو کلمہ لکھا ہوا ہے وہ کفر ہے۔۔حالانکہ ان کے اکابر خواجہ غلام فرید چشتی کو اپنے بزرگان دین میں سے شمار کرتے ہیں۔اور فوائد فریدیہ کے متعلق عبد الحکیم شرف قادری کہتے ہیں کہ وہ تو مسلک توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب ہے یہ وہی قادری صاحب ہیں جن کا مقدمہ حسام الحرمین پر مکتبۃ المدینہ والوں نے شائع کروایا اب سوال یہ ہے کہ فوائد فریدیہ آپ حضرات کہتے ہیں کہ آپ کی نہیں اس میں کفر ہے جبکہ آپ کے ملاں کہتے ہیں کہ یہ تو خواجہ غلام فریدہی کی ہے اور عقائد پر بہترین کتاب ہے اور خواجہ غلام فرید کو اپنے شیخ مانتے ہیں اب بتائے کیا یہ سب کافر ہوئے یا نہیں۔۔۔؟؟؟؟ ادھر ادھر کی ہانکنے کی ضرورت نہیں جواب صاف صاف ہونا چاہے۔۔۔۔اللہ اکبر یہ ہے مظلوم حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت کے آپ ان کو کافر ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے لیکن اللہ رب العزت نے خود ایسا انتظام کر دیا کہ آپ اپنے منہ کافر ہو گئے۔۔یہ ہے حق کی نشانی ہے۔۔اور یہ ہے علمائے دیوبند کی کرامت کہ جو ان کو کافر کہتا ہے سب سے پہلے اس کو اپنے کفر کا ارار کرنا پڑتا ہے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

نمبر 43: بریلوی کلمے۔

لاالہ الااللہ چشتی رسول اللہ۔معاذ اللہ۔فوائد فریدیہ

لاالہ الااللہ شبلی رسول اللہ۔معاذ اللہ۔تذکرہ غوثیہ

لاالہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ۔معاذ اللہ۔تذکرہ غوثیہ

ج: پہلی بات تو یہ کہ یہ بریلوی بزرگ کب اور کیسے ہو گئے۔ جھوٹ سے توبہ کرو۔ دوسری بات یہ ک
کلمات غیر شرعی ہیں تم فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ عورتوں کی طرح کب تک پردہ کرتے رہو گے
لگاؤ فتویٰ تم کو کس کا انتظار ہے۔ یہ تینوں بزرگوں کے یہ واقعات غلط ہیں من گھڑت ہیں ان
زندگی کے نہیں ہیں۔ خواجہ صاحب ہندوؤں کو حضور علیہ السلام کا کلمہ پڑھائیں۔ اور مسلمانو
اپنا کلمہ پڑھائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ آؤ ہم فتویٰ دینے کو تیار ہیں کہ جس نے یہ کلمے بنائے وہ ج
گمراہ بے دین بے ایمان ہیں۔ اور تم بھی تھانوی کے واقعہ کو بیان کرو۔

لاالہ الااللہ اشرف علی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔

تذکرۂ

اکابرِ اہلسنت

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

نوری کتب خانہ۔ لاہور

بحرِ معرفت حضرت خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی قدس سرہ (چاچڑاں شریف)

قدوۃ العاشقین حضرت خواجہ غلام فرید ابن حضرت خواجہ خدا بخش (م ۱۲ ذوالحجہ ۱۲۶۹ھ) ابن حضرت خواجہ احمد علی (م ۹ شعبان ۱۲۳۱ھ) ابن حضرت قاضی محمد عاقل (م رجب ۱۲۲۹ھ) خلیفہ حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی قدس سرہم ۲۶ ذیقعد ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء کو چاچڑاں شریف (تحصیل خانپور) میں پیدا ہوئے [1] آپ کا سلسلۂ نسب خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے پہلے شیخ مالک بن یحییٰ سندھ میں وارد ہوئے، بعد ازاں آپ کے اجداد نے کوٹ مٹھن کو شرفِ سکونت بخشا لیکن آپ کے والد ماجد سکھوں کے مظالم سے تنگ آکر نواب صادق محمد خان اول کی درخواست پر چاچڑاں شریف میں قیام پذیر ہوئے تھے یہیں حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اسی دوران آپ کے والد ماجد کا وصال ہوگیا۔ ظاہری و باطنی علوم و معارف اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر جہاں غلام فخر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۸ھ) سے حاصل کئے اور مرتبۂ کمال کو پہنچے۔ حضرت خواجہ فخر جہاں قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے [2]

حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سرائیکی زبان کے ملک الشعراء تھے۔ آپ کے وجد آفریں کلام میں بلا کا سوز ہے۔ آپ کی کافیاں آج بھی اثر آفرینی میں جواب نہیں

---

[1] محمد اختر نبیرۂ بہادر شاہ ظفر: مناقب فریدی (مطبع احمدی، دہلی ۱۳۱۳ھ) ص ۹۶

نوٹ: جناب مسعود حسن شہاب نے اپنی تالیف خواجہ غلام فرید میں مناقب المحبوبین کی اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ آپ کی ولادت ذوالحجہ ۱۲۶۱ھ کے آخری عشرہ کے پنجشنبہ (۲۳ ذوالحجہ) کو ہوئی۔

[2] مسعود حسن شہاب: خواجہ غلام فرید، اردو اکادمی بہاولپور، ۱۹۶۳ء، ص ۲۷-۳۶

کمال ہوئے۔ خلافت عطا کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے، فرماتے تھے، جب تک کل منازل طے نہ ہو جائیں شیخ کو لازم ہے کہ مرید کو خرقۂ خلافت نہ دے۔ آپ کے چند خلفاء کے اسماء یہ ہیں:-

۱۔ حضرت خواجہ محمد بخش المعروف بہ نازک کریم رحمہ اللہ تعالیٰ (فرزند ارجمند)

۲۔ مخدوم سید ولایت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (اوچ شریف)

۳۔ حضرت خواجہ میاں فضل حق مہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۔ میاں بلند خاں بیکانیری۔

۵۔ مولانا احمد بخش ساکن حجرہ عباسیاں (بہاولپور) وغیرہم [1]

آپ کی بلند پایہ اور مقبولِ عام تصانیف یہ ہیں:-

۱۔ فوائدِ فریدیہ، مسلکِ توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب۔

۲۔ دیوانِ فرید (اردو)

۳۔ " (ملتانی)

نیز آپ کے ملفوظات مرتبہ مولانا رکن الدین، "اشاراتِ فریدی" کے نام سے چار جلدوں میں طبع ہو چکے ہیں [2]

تذکرہ

علماء اہلسنت و جماعت لاہور

ترتیب و تحقیق

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور

۲۔ بروز عیدین اور پنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ مرسومہ ہاتھ اٹھا کر برائے ایصال ثواب بدعات ناپسندیدہ شرعیہ ہیں۔

۳۔ مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ۔

۴۔ مسئلہ امکان نظیر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۔ تمام بنی آدم کا بشریت میں آپ کے برابر ہونا۔

۶۔ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم ہے[1]

اس تاریخی مناظرہ میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین چاچڑاں شریف کو حَکَم مناظرہ مقرر کیا گیا اور فریقین کے مقتدر علمائے فکر شریک ہوئے۔ نتیجۃً مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور انہیں ریاست بہاولپور چھوڑنا پڑی۔ چونکہ اس معرکۃ الآراء مناظرہ کو اعتقادی دنیا میں ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ جس وجہ ہم اس کی روئداد کا اقتباس "تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل" سے ہی بلفظہ نقل کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں حسب الطلب ریاست بہاول پور کے فقیر مناظرہ کے لیے وارد بہاولپور ہوا اور خلیل احمد صاحب جو رخصت پر تھے بھی ہم مشرب علماء لے کر عشرۂ آخر رمضان المبارک میں وارد بہاول پور ہوئے جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ مولوی محمود حسن مدرس مدرسہ دیوبند۔

۲۔ مولوی صدیق احمد مقیم ریاست مالیر کوٹلہ۔

۳۔ مولوی محمد مراد۔

۴۔ مولوی عبدالحق متوطن پور قاضی۔

۵۔ مولوی جمعیت علی مدرس فارسی بہاول پور۔

علمائے اہل سنت سے مندرجہ ذیل علمائے کرام تشریف لائے تھے:

[1] تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مصنفہ مولانا غلام دستگیر قصوری۔

۱۔ مولوی سلطان محمود تلیری والے۔

۲۔ مولوی عبدالرشید مدرس مدرسہ حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۔ مولوی عمر بخش صاحب مرحوم۔

۴۔ مولوی غلام نبی مرحوم۔

۵۔ مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم۔

رمضان المبارک میں شدت گرما کے سبب سے انعقاد مجلس مناظرہ بعد عید سعید قرار پایا۔ پس ۳۔ شوال کو حضرت صاحب کے قیام فرودگاہ پر اراکین ریاست بہاولپور جمیع علماء و شرفاء جمع ہوئے تو فقیر راقم الحروف نے محض تائید دین متین کی غرض سے چند اعتراضات مسائل براہین قاطعہ پر عرض کیے اور اول سے آخر تک پڑھ سنائے[1] مناظرہ کے اختتام پر اہل سنت و جماعت کو فتح ہوئی اور شیخ الشیوخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حَکَم مناظرہ نے فیصلہ لکھا۔

"مولف براہین (مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی) مع اپنے معاونین کے وہابی ہیں اور اہل سنت سے خارج ہیں۔"

اس مناظرہ کی تفصیلی روئداد "تقدیس الوکیل" میں قلم بند کی گئی مگر یوپی کے بعض علمائے دیوبند نے اسے جانب دار قرار دے کر فیصلہ سے انحراف کر دیا۔

حضرت مصنف ۱۳۰۶ھ جمادی الاخریٰ میں بعزم حج بیت اللہ شریف وارد بمبئی پہنچے اور جہاز پر سوار ہوتے ہی مناظرہ کی کارروائی کو عربی میں لکھنا شروع کر دیا۔ حجاز مقدس پہنچ کر علمائے حرمین الشریفین کے سامنے پیش کر دیا اور فتویٰ حاصل کر کے کتاب کی تائید و تصدیق حاصل کی۔ جن علمائے حجاز نے آپ کی اس مشہور کتاب کی تائید فرمائی ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

۱۔ مولانا مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

[1] تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل۔ مولانا غلام دستگیر قصوری۔

یااللہ

یارسول اللہ

مُتْ غَیظًا اَے عَدُوِّ عبدُ القادرؒ

(فاضل بریلوی)

کتابِ لاجواب

مُسمّٰی بہ

لطمة الغیب علٰے ازالة الرّیب

دربیانِ ایں کہ

کعب بن اشرف قُرظی سے

مولوی اشرف سیالوی تقریظی چارقدم آگے ہیں

از رشحاتِ قلم، فاضلِ حقیقت رقم، شہریارِ اقلیمِ قرطاس وقلم

علامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گولڑوی

ناشر: مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد، پاکستان

آگے نکل گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم قرآن مجید کی اُن آیات کو جو بُتوں کے بارے میں نازل ہوئیں بزرگانِ دین پر منطبق کرنے کی جسارت سے محفوظ ہیں۔ البتہ جو آیات مشرکین کے بارے میں آئیں اُن کو مشرکین کے خلاف ضرور استعمال کرتے ہیں چاہے وہ مشرکینِ عرب ہوں یا دورِ حاضر کے مُبتلایانِ شرک۔ لیکن یہ بات بھی یاد رہے کہ مسئلۂ استعانت میں ہم ایاکَ نستعین پر سختی سے عمل پیرا ہیں اور ہم استعانت ذاتِ باری تعالیٰ ہی سے کرتے ہیں اس کی پوری تفصیل ہماری کتاب "اعانت و استعانت کی شرعی حیثیت" میں دیکھی جا سکتی ہے۔)

جہاں تک اسماعیل دہلوی سے میری سبقت کا تعلق ہے تو اس کے متعلق میں صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں نے آج تک کبھی تحریراً تقریراً اسماعیل دہلوی صاحب کی تعریف میں کوئی ایک لفظ نہیں کہا اور نہ اُنھیں اس قابل سمجھا کہ میں اُن کا ذکر کروں۔ البتہ وابستگانِ سلسلۂ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیرپوری و سیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مستند و حجت کتاب مقابیس المجالس کا مندرجہ ذیل اقتباس مطالعہ کر لیں وہ آپ کے لئے سُود مند رہے گا۔ "شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے مرید و خلیفہ حضرت سیّد احمد شہید کے مرید و خلیفہ ہیں نے بھی اپنی کتاب عبقات میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی کے نظریۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں تطبیق ثابت کی ہے"...... "آگے چل کر شاہ اسماعیل شہید مختلف بزرگوں کے اقوال نقل کرتے ہیں[1]"

قبلہ سیالوی صاحب آپ کی ذہنیت پر آفرین ہو کہ سرتاجِ اولیاء کو ایک فاسق و فاجر دوزخی سے تشبیہ دے کر بھی آج تک آپ چند فاتر العقل اور نام نہاد اہلِ سنّت کا سرمایہ بھی ہیں

[1] مقدمہ مقابیس المجالس، ص 228,227

یا اللہ جل جلالہٗ ۷۸۶ / ۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا، کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی کے ابلیسی افتراءات
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

برق آسمانی
بر
فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوتِ غور و فکر

از فاتح نجدیت قاطع دیوبندیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

البرھان پبلیکیشنز لاہور

منکر حدیث ہے کیونکہ یہ ثابت ہونے کے باوجود کہ یہ حدیث شریف ہے اس کو اس نے اعلیٰحضرت کا عقیدہ قرار دیا ہے گویا اس حدیث پر اس کا ایمان نہیں۔ ہم بقلم خود مناظر اسلام کی معلومات میں اضافہ کے لئے بتائے دیتے ہیں کہ دیوبندی حکیم الامت تھانوی جی نے بھی اس حدیث شریف کو "نشر الطیب" صہ پر نقل کیا ہے کتاب کھول کر دیکھ لیں اور بتائیں کہ ایمان لائے یا ابھی منکر حدیث ہی ہیں؟

باقی رہا یہ کہنا کہ مولوی غلام جہانیاں کا یہ عقیدہ کہ "حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھنے سے تمام ایمان والے کافر ہو گئے اور کسی کو اس کی خبر نہیں" تو ملاں یوسف نے یہ عبارت "فوائد فریدیہ" کا اردو ترجمہ مسمٰی بہ "فیوضات فریدیہ" صہ سے نقل کی ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ مولانا غلام جہانیاں صاحب نے اپنے ۲۰ اور ۱ کے مکتوبات میں تحریری وعدہ کے باوجود ابھی تک "فوائد فریدیہ" کا ترجمہ "فیوضات فریدیہ" ہمیں نہ قیمتاً مہیا کیا نہ عاریتاً ان کی اس غفلت و لاپرواہی کا ہمیں بہت ہی افسوس اور صدمہ ہے اگر وہ مذکورہ کتاب ارسال کر دیتے تو ملاں جوزف کی بے ایمانیوں کی نقاب کشائی کرنے میں ہمیں آسانی ہوتی۔ بہرحال اتنا ضرور ہے کہ مصنف نے جس "فوائد فریدیہ" کا نامکمل و غیر مکمل حوالہ دیا ہے وہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ مولانا غلام جہانیاں صاحب نے اس کا ترجمہ اپنے ایک عزیز کے ذمہ لگایا اور انہوں نے یہ ترجمہ مولانا غلام جہاں صاحب کے نام سے شائع کرا دیا۔ اب جبکہ یہ ثابت اور مسلم ہے کہ فوائد فریدیہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے اور خواجہ غلام فرید کو خود مصنف "سیف شیطانی" نے صہ۹ و دیگر متعدد صفحات پر رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر ولی کامل تسلیم کیا ہے۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب یا اُن کے عزیز تو مترجم ہیں۔ بتائیے مولوی جوزف کی خرافات کی زد میں حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ آتے ہیں یا نہیں؟

اسی طرح صہ۹۱ پر مولانا محمد عنایت اللہ صاحب کا ایک ایسا فتویٰ نقل کیا گیا ہے

بلا وجہ تکفیر کرتے ہیں لکھا تھا کہ مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور عطاء اللہ بخاری صاحب نے بھی بانی جماعت اسلامی جناب مودودی صاحب پر تیس دجالوں میں سے ایک دجال اور اس کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہونے کا فتویٰ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" صـ۹ و صـ۱۱۵ سے نقل کیا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ دیوبندی بھولے بھالے بنتے ہیں کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ ہم نے ثابت کیا تھا یہ بھی مودودی صاحب پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کا کوئی معقول و معیاری جواب تو ملاں جوزف سے بن نہ پڑا اور الٹا بے شرمی سے مودودی صاحب کے متعلق صـ۸۳ پر علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب مدظلہ، صوفی غلام حسین گوجروی۔ مولانا عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل۔ مولانا اقتدار احمد خاں گجراتی۔ مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ صفحہ ۸۴-۸۵ "سیف شیطانی" پر نقل کر ڈالے حالانکہ اس احمق مطلق کو اتنا شعور نہیں کہ ہمیں تو آپ لوگ پہلے ہی مکفر کہتے ہیں تکفیر کا الزام لگاتے ہیں آپ خود جو معصوم بنتے ہیں ہم نے تو اس کا طلسم توڑا تھا مگر اس الٹے سے بھی الٹے اوندھے جواب سے ہم یہ سمجھے کہ

ع خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

مصنف نے صفحہ ۸۵ پر ہی سیدنا اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے "ملفوظات" جلد ا صـ۶ سے نورانیت مصطفوی کے متعلق آپ کا عقیدہ بیان کیا ہے اور صفحہ ۸۶ پر نورانیت ہی کے متعلق "فتاویٰ افریقہ" صـ۱۳ سے ایک عبارت نقل کی ہے حالانکہ یہ عبارت بلفظہ حدیث شریف کا ترجمہ ہے اور یہ حدیث اسی ترجمہ کے ساتھ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی "نشر الطیب" میں موجود ہے اور پھر اس کے مقابلہ میں مولانا غلام جہانیاں صاحب کا جو فتویٰ نقل کیا وہ "فوائد فریدیہ" سے ہے۔ "فوائد فریدیہ" خواجہ حضرت غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے مولانا غلام جہانیاں کی نہیں ہے۔ اور اس کو مصنف صفحہ ۶۰ "سیف شیطانی" پر بھی نقل کر چکا ہے۔ ایک ہی چیز کے بار بار اعادہ سے کیا حاصل؟ مگر آدمی کو جہالت

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

مجھ کو حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مقولہ بہت پسند آیا جو میں نے مولوی الیاس صاحب سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ مولانا گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ کیا حضرت سلطان جی (سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی) عالم تھے۔ فرمایا۔ جی ہاں بڑے عالم تھے۔ اس نے پھر سوال کیا کہ کیا حضرت سلطان جی سماع سنتے تھے۔ فرمایا ہاں سنتے تھے۔ اس نے پھر سوال کیا کہ ان کے پاس جواز کی کوئی دلیل ہوگی۔ فرمایا۔ ضرور ہوگی۔ پھر عرض کیا کہ کیا دلیل ہوگی۔ فرمایا۔ ہمیں معلوم نہیں۔ سبحان اللہ! اس کو ادب کہتے ہیں۔ شریعت کے ادب کو بھی نہیں چھوڑا اور بزرگوں کا ادب بھی لحاظ رکھا۔ یہ ہیں کمالات جن کے سامنے کرامات کی کچھ حقیقت نہیں۔ یہ جواب صاحب کمال ہی دے سکتا ہے۔ ناقص سے ممکن نہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا سماع کے متعلق فتویٰ جواز

کتاب خمخانہ باطن میں صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ جب [illegible] سے دریافت کیا کہ بزرگوں سے جو محفل سماع منقول کیا وہ ایسا ہی سماع تھا [illegible] تھانوی نے فرمایا۔

[illegible] بزرگوں نے اکیس بائیس شرطیں لکھی ہیں جن کا [illegible] حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ہے جس میں ان کے ملفوظات ہیں صاف [illegible] چار شرطیں ہیں۔ سامعؔ۔ مسمعؔ۔ مسموعؔ۔ آلۂ سماعؔ۔

[illegible] الدین اولیاءؒ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جو امیر حسن علی سنجری جو [illegible] امیر خسرو کے گہرے دوست تھے نے جمع کیے ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ [illegible] کہ فوائد الفواد اور سیر الاولیاء صرف دو ایسی کتابیں ہیں جو مشائخ چشتیہ سے [illegible] کیونکہ یہ دونوں کتابیں حضرت سلطان المشائخ کے وقت میں ان کے اصحاب نے [illegible] یہ خصوصیت نہیں ہے۔

اس کے بعد کتاب مذکور میں مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ :۔

"غرض مزامیر کے ساتھ سماع کو قریب قریب سب صوفیہ نے حرام کہا ہے البتہ بعض نے اس کی اجازت بھی دی ہے علامہ شامی نے (مشہور بزرگ حنفی ہیں جو علوم ظاہری اور باطنی سے مزین ہیں) ان پر سے اعتراض کو اس طرح رفع کیا ہے کہ فقہا نے تین وقتوں میں طبل بجانے کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ امراء کے یہاں تین مختلف اوقات میں نوبت بجتی ہے اور یہ حکمت بیان کی ہے کہ اس میں نفخات ثلثہ کی تذکیر ہے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں کہ تذکیر نفخات کے لیے طبل کیلئے اجازت ہے تو جو حضرات صوفیہ اس قسم کے مصالح سے آلات کی اجازت دیتے ہیں ان پر بھی اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔"

اس وجہ سے مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی علامہ شامی کے معتقد نہ تھے۔ مگر حضرت مولانا گنگوہی ان کے معتقد تھے اور علامہ شامی کی بہت تعریف فرماتے تھے۔ بات یہ ہے کہ قاری عبدالرحمٰن صاحب میں غالب علمی بزرگی تھی اور مولانا گنگوہی میں علمی اور باطنی دونوں بزرگیاں تھیں۔ جو شخص ایسا ہو گا وہ علامہ شامی کا معتقد ہو گا۔ کیونکہ علامہ شامی صرف علمی بزرگ نہ تھے بلکہ صاحب باطن بھی تھے۔"

مولانا تھانوی کا ایک اور بار سماع سننا

کتاب مذکور میں آگے چل کر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں کہ

"ایک مرتبہ مجھے ریل میں مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی (یہ آپ کے پیر بھائی تھے) کا قوال فرزند علی مل گیا اس وقت وہ بوڑھا ہو چکا تھا۔ کہنے لگا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضور کو کچھ سناؤں۔ چونکہ وہ بوڑھا تھا مزامیر وغیرہ ساتھ نہ تھے صرف سماع ہی سماع تھا اور قوال بھی تھا کس کا۔ مولانا کا۔ میں نے اجازت

اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ حبیب

یعنی حالات و کرامات و ملفوظات حضرت قبلہ غریب نواز پیر سید
غلام حیدر علی شاہ صاحب جلالپوری قدس سرہ العزیز

مؤلفہ
ملک محمد دین ایڈیٹر صوفی

الفیصل بک کارپوریشن گنج بخش روڈ
لاہور ۲